List of Manuscripts/Rare Books
(URDU CATALOG)
(NRR) Wing Srinagar.

فہرست کُتب نادر و مخطوطات

عربک، فارسی، اُردو اور کشمیری

تیار کردہ----

محمد اطہر ساموں (سرویر)

کتابت-----

راشدہ عفت (کیلی گرافر)

آفس---

محکمۂ آثارِ قدیمہ (شعبہ) رجسٹرار نیشنل رجسٹر آف ریکارڈس اولڈ سیکریٹریٹ سرینگر کشمیر

نمبر شمارہ	02
ایکسیشن نمبر	02
نام مخطوط	شرح ورد المریدین
نام مصنف / مؤلف	بابا داود خاکیؒ
موضوع / عنوان	تصوف / اسلامیات
تاریخ تصنیف / تالیف	دسویں صدی ہجری کے نصف آخر
تاریخ کتابت	غیر مذکور
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	22.5cmx14.5cm
تعداد اوراق	300
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

نمبر شمارہ	01
ایکسیشن نمبر	01
نام مخطوط	قران شریف
نام مصنف / مؤلف	کلام الٰہی / کلام اللہ
موضوع / عنوان	شریعتِ اسلامی و دستورِ حیات
تاریخ تصنیف / تالیف	-
تاریخ کتابت	9011 ھجری
زبان / خط	عربی / نسخ
جسامت / سائز	22.3cmx15.4cm
تعداد اوراق	401
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

قُرآن کریم حی و قیوم، زندہ خدا کی کتاب ہے، جو قیامت تک نوع انسانی کے لئے حدایت اور رہنمائی کی دستاویز ہے۔ اس کی جڑیں فطرت انسانی میں مضبوطی سے پیوست ہیں اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہیں اور یہ شجرہ طیبہ ہر زمانے اور ہر دور میں تازہ بتازہ علوم و معارف کے اثمار نوع انسانی کو مہیا کرتا ہے۔ حدایت اور رحمت کے یہ خزاین انسانی معاشرہ کی ضروریات، انسان کے فہم وادراک اور تحقیق کائنات کے بارے میں اس کے علم کی وسعت اور گہرائی کے مطابق (وما ننزلہ الا بقدر معلوم) سورہ الحجر آیت (21) کے تحت ہر دور میں نازل ہوتے رہتے ہیں اور قیامت تک نازل ہوتے رہیں گے۔ قُرآنِ کریم آپ ﷺ پر تقریباً تیس 23 سال تک بتدریج تھوڑا تھوڑا موقعہ محل کے اعتبار سے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں نازل ہوتا رہا۔ قُرآنِ مجید میں 114 سورتیں، تیس 30 پارہ، 6666 آیات، 540 رکوع، 86430 کلمات اور 333760 حروف ہیں۔ قُرآنِ مجید کی امتیازی شان کی بدولت اللہ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی اور قیامت تک کے لئے اس کے ایک ایک حرف کی حفاظت کا انتظام کر دیا۔

اس قُرآنِ مقدس کے کاتب حافظ ولی اللہ ہے۔ کاتب نے بڑی جانفشانی سے اس قُرآن کو تحریر کیا ہے۔ کالی اور سرخ (لال) روشنائی سے قُرآنِ حذا کو مزین و آراستہ کیا ہے۔۔ درمیان میں کچھ اوراق آبِ زر سے تحریر کیا ہے۔ کاتب نے قُرآن کے آخر میں اپنا نام تحریر کیا ہے اور مندرجہ ذیل عبارت یوں تحریر کیا ہے۔ 9011 ھجری یازدھم رمضان المبارک حافظ ولی اللہ دیدہ مری عفی عنہ، شروع کے تقریباً چھ (6) پارے اس میں موجود نہیں۔ غالب گمان یہی ہے کہ یہ قُرآن تقریباً دو سو سال پُرانا ہے۔ کیونکہ یہ قُرآن کافی شکستہ اور خستہ ہو چکا ہے۔ قُرآن عربک میں تحریر ہے اور خطِ نسخ میں نقش ہے۔ اس قُرآن کے شروع کے 80 اوراق کٹ چکے ہیں اور 81 سے 482 صفحات ہیں۔ 83 واں صفحہ بھی موجود نہیں ہے۔

نمبر شمارہ	02
ایکسیشن نمبر	02
نام مخطوط	شرح وِردُ المریدین
نام مصنف / مؤلف	بابا داود خاکیؒ
موضوع / عنوان	تصوف / اسلامیات
تاریخ تصنیف / تالیف	دسویں صدی ھجری کے نصف آخر
تاریخ کتابت	غیر مذکور
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	22.5cmx14.5cm
تعداد اوراق	300
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

کتاب شرح وردالمرین شیخ بابا داود خاکیؒ کی تصنیف کردہ ہے۔ کتاب کا آغاز یوں ہے " بسم اللہ الرحمٰنِ الرَ حیم" شکر اللہ حال من ھر لحظہ نیکو تر شدست ہ شیخ شیخان شیخ حمزہ تامرا رھبر شدست۔" یہ کتاب تصوف کے موضوع پر لکھی گئی ہے جسمیں اپنے ظاہر اور باطن کو پاک رکھنے کی تلقین کی گئی ہے یعنی تصوف نام ہے، شریعت وطریقت، معرفت وعرفان جس نے ان دونوں پر عمل کیا وہی کامیاب وکامران ہے۔ کتاب مین مُصنف نے شیخ حمزہؒ، مولانا رومؒ، شمس تبریزؒ، محمد بنِ الحُسین بلخیؒ، سُلطانُ الواصلین سید بُرہان الدینؒ، قُطب الاقطاب صلاح الدینؒ زرکوب اور حسامُ الدینؒ وغیرہ اولیاء کا تذکرہ کیا ہے۔ کتاب میں قُرآنی آیات کی تشریح اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تصوف کو ثابت کیا ہے۔ مصنف "داتا گنج بخش" کے نام سے مشہور ہے۔ کتاب کرم خوردہ ہے اور غالب گمان ہے کہ دو سو سال پُرانی ہے۔ کتاب کا اختتام یوں ھے۔

"بیاد آور تا دست بکریم۔خدایا کا.........

نمبر شمارہ	03
ایکسیشن نمبر	03
نام مخطوط	الحصن الحصین
نام مصنف / مولف	محمد بن محمد بن محمد بن الجزری
موضوع / عنوان	وظائف / دعا ماثورہ، حفاظت شر ور و فتن، آفات و مصائب وغیرہ
تاریخ تصنیف / تالیف	791 ہجری
تاریخ کتابت	غیر مذکور
زبان / خط	عربی / نسخ
جسامت / سائز	20.00cmx10.60 cm
تعداد اوراق	194
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ کتاب "الحصن الحصین" محمد بن محمد بن محمد بن الجزری کی تحریر کردہ ہے۔ مذکورہ بالا کتاب دعا، ذکر و اذکار و وظائف پر مشتمل ہے۔ مصنف نے کتاب کو چھ حزب پر منقسم کیا ہے۔ چھ دنوں پر مشتمل دعائے ماثورہ کی تخریج قرآن و حدیث کی روشنی میں ترتیب دیا ہے۔ یہ وظیفہ مجرد اور تمام مصائب و آلام کے لئے اکسیر ہے۔ مشائخ نے یہ وظیفہ پیر، جمعرات اور جمعہ کو معمول بنایا ہے۔ مصنف نے کتاب کے آغاز میں حمد و صلواۃ کے بعد اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔ کہ میں نے جب مذکورہ کتاب کو ترتیب دیا تو ایک دشمن میرے درپے ہوا تھا میں نے اپنے آپ کو اس سے پوشیدہ رکھا اور اسی کتاب کے وظائف جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ ان کا ورد کیا تو اللہ کے فضل و کرم سے میں اس کے شر سے محفوظ رہا اسی وجہ سے میں نے اس کتاب کا نام "الحصن الحصین" رکھا یعنی شر ور و فتن، آفات و آلام سے حفاظت میں رکھنے والے کلمات" مصنف نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے خواب میں جمعرات کی رات آگئے میں اس کے بائیں طرف تھا اور مجھ سے کہا کہ کیا چاہتے ہو، میں نے کہا کہ میرے لئے اور تمام مسلمانوں کیلئے دعائے خیر کرو۔ حضور ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے پھر دونوں کو اپنے چہرے پر مل دئے۔ پھر جب بیدار ہوا تو دشمن اتوار کے دن بھاگ گیا۔ مصنف نے مذکورہ کتاب کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے تاریخ بھی رقم کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں 22 ذی الحج 791 ہجری بروز اتوار بعد الظہر (بعد دوپہر) میں اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوا۔ لیکن مذکورہ کتاب کی کتابت کرنے والے (کاتب) نے اپنا نام از راہ انکسار صیغہ راز میں رکھا ہے۔ کتاب کا آغاز کچھ یوں ہے۔

لا الہ الا اللہ عدۃ للقایہ......... اختتام یوں ہے۔

.وصلواۃ علی سید الخلق محمد وآلہ وصحبہ وسلم.........

نمبر شمارہ	04
ایکسیشن نمبر	04
نام مخطوط	کشف المحجوب
نام مصنف / مولف	علی بن عثمان علی الجلابی الغزنوی ثم الہجویری
موضوع / عنوان	تصوف / طریقت شریعت معرفت عرفان
تاریخ تصنیف / تالیف	پانچویں صدی ہجری کے اوائل
تاریخ کتابت	1148 ہجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	23.8cmx13.8
تعداد اوراق	=580=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

نمبر شمارہ	04
ایکسیشن نمبر	04
نام مخطوط	کشفُ المحجوب
نام مصنف / مئولف	علی بن عثمان علی الجلابی الغزنوی ثُم الہجویری
موضوع / عنوان	تصوف / طریقت و شریعت، معرفت و عرفان
تاریخ تصنیف / تالیف	پانچویں صدی ھجری کے ربع اول
تاریخ کتابت	1148 ھجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	23.8cmx13.8
تعداد اوراق	=580=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

درجِ ذیل کتاب "کشفُ المحجوب" علی بن عثمان علی الجلابی الغزنوی ثُم الہجویریؒ کی تالیف کردہ ہے۔ تصوف کے موضوع پر یہ ایک بہترین اور انمول تالیف ہے۔ تصوف نام ہے شریعت و طریقت کا یعنی علم پڑھ کر اس پر عمل کرنا باقی جو شریعت سے ہٹ کر صرف جُبہ و دستار وغیرہ پہن کر گوشہ نشینی اور صحراء نوردی اور غاروں میں اپنا مسکن بنانا یہ رھبانیت ہے۔ جو عیسائیوں کا شیوا ہے۔ اور رھبانیت اسلام میں جائز نہیں۔ مذکورہ کتاب میں مئولف نے احادیثِ مبارکہ اور قُرآن کی آیات کی تشریح شریعت و طریقت کے حوالے سے کی ہے۔ اور مزید اولیاء کرام کی کرامات کا تذکرہ کیا ہے۔ جس سے دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے۔ اور قلوب میں جلا و تازگی میسر آتی ہے۔ کتاب کے کاتب "فقیر شمسُ الدین ہے جس نے پشاور پاکستان میں 1148 ھجری میں ضبطِ تحریر میں لایا ہے۔

کتاب کا آغاز یوں ہے۔ " ربنا اٰتنا من لَدُنک رحمتہ و ھیَ لنا من امرِنا رشَدا" اختتام یوں ہے۔
اَلحمدُ اللہ ربِ العالمین و الصلوات علی رسولہ محمد وَاٰلہ اجمعین وسلم تسلیما کثراً کثیرا ہ

نمبر شمارہ	05
ایکسیشن نمبر	05
نام مخطوط	انوار سُہیلی / سہیلہ
نام مصنف / مؤلف	"حسین ابن العلی الواعظ المعروف بالکاشفی
موضوع / عنوان	حکمت، پند و نصائح، اسلامیات وغیرہ
تاریخ تصنیف / تالیف	1234 ھجری
تاریخ کتابت	----
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	24.00cmx14.50cm
تعداد اوراق	=660=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

درجہ ذیل کتاب "انوار سُہیلی" "ملا حُسین کاشفی" کی حکمت و پند و نصائح پر مبنی ہے۔ مُصنفؒ نے آغاز میں قُرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ سے استخراج و استنباط کر کے حکمت کی باتیں تحریر کی ہیں۔ مُصنفؒ نے اس کتاب میں چودہ ابواب رقم کیے ہیں اور ہر باب میں عادل بادشاہوں، مُبلغوں، دانشوروں اور اولیاء کرام کا تذکرہ شد و مد سے کیا ہے۔ مذکورہ کتاب حُسن و اخلاق، صدق دل اور صدقِ مقال کے لحاظ سے "آماما ینفعُ النّاسَ فَیمکُثُ فِی الارض" کی مصداق ہے۔ کتاب کا آغاز "حضرتِ حکیم علی الاطلاق عظمت حکمہ" اختتام یوں "ہر کہ خواند و عا طمع دارم۔ زانکہ من بندہ کہنگارم" بہ کہ کنم ختم۔ سُخن و سلام

نمبر شمارہ	06
ایکسیشن نمبر	06
نام مخطوط	تفسیر حُسینی
نام مصنف / مؤلف	مولانا مولوی سید حُسین الواعظ الکا ،المعروف مُلا حُسین کاشفی
موضوع / عنوان	تفسیر قُرآن کریم
تاریخ تصنیف / تالیف	------
تاریخ کتابت	1303 ھجری
زبان / خط	عربی، فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	.60cmx24.50cm
تعداد اوراق	=964=
قلمی / چھاپی	چھاپی

نمبر شمارہ	06
ایکسیشن نمبر	06
نام مخطوط	تفسیرِ حُسینی
نام مصنف / مؤلف	مولانا مولوی سید حُسین الواعظ الکاشفی ،المعروف مُلا حُسین کاشفی
موضوع / عنوان	تفسیر قُرآنِ کریم
تاریخ تصنیف / تالیف	------
تاریخ کتابت	1303 ھجری
زبان / خط	عربی، فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	34.60cmx24.50cm
تعداد اوراق	=964=
قلمی / چھاپی	چھاپی

کیفیتِ مخطوط

کیفیتِ مخطوط مندرجہ ذیل یوں ہے کہ تفسیرِ قُرآن جو تفسیرِ حُسینی کے نام سے موسوم ہے۔ مُلا حُسین واعظ کاشفی کی تحریر کردہ ہے۔ مذکورہ مخطوط تقریباً سواصدی پُرانی ہے اور مشین میں چھاپی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ پہلے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فارسی میں کیا، مُلا کاشفی نے اس کی تفسیر فارسی میں رقم کیا، کتاب کے آغاز میں چند اوراق شکستہ اور بوسیدہ ہو چکے ہیں اور آخر کی دو تین سورتیں موجود نہیں ہے اس کا ترجمہ اُردو میں بھی تفسیرِ قادری کے نام سے موسوم ہے۔ جو بازار میں دستیاب ہے۔

کتاب کا آغاز:۔ اَلحمدُ اللہِ رَبِ العاَلمین ہ الرَحمٰنِ الرَحیم ہ___________

کتاب کا اختتام:۔ قُل ھو اللہ احد ہ اللہُ الصمد ہ لم یلِد ولَم یو لَد ہ ....

نمبر شمارہ	07
ایکسیشن نمبر	07
نام مخطوط	رشحات
نام مصنف / مؤلف	فخر الدین علی بن حُسین الواعظ الکاشفی
موضوع / عنوان	تصوف / شریعت و طریقت / کرامات و خوارق اولیاء کرام
تاریخ تصنیف / تالیف	1047 ھ
تاریخ کتابت	---
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	25cmx15.10cm
تعداد اوراق	=276=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

"رشحات" مخطوط ملا حسین کاشفی کی تصنیف کردہ ہے۔ اس میں اولیاء کرام کے حالات اور اُن کی سوانح کا تذکرہ کیا ہے۔ مُصنف نے کتاب کے آغاز میں یہ تحریر کیا ہے۔ کہ میں نے یہ کتاب تین مقاصد اور ایک خاتمہ پر اختتام کیا ہے۔ اُن مقاصد میں سے پہلے سلسلہ نقشبندیہ کے اولیاء کرام کا تذکرہ اور اُن کی کرامات و عجائبات کا ذکر شد و مد سے کیا ہے۔ مقصد دوم، مختصر تعارف حضرت انسان کا اور اس کے حقائق و دقائق و لطائف کا، مقصد سوم، حضرت اانسان کے تصرفاتِ عجیبہ و امور غریبہ خرقِ عادات و اطوار کا تذکرہ کیا ہے اور اُن کو "رشحہ" کے تحت ذکر کیا ہے۔ کیونکہ "رشحہ 'قطرہ، بوند کو کہتے ہیں جس طرح بارش کا قطرہ جب بنجر زمین میں گرتا ہے تو وہ سرسبز شاداب ہوتی ہے اسی طرح اولیاء کرام کا تذکرہ رشحہ کے تحت کیا ہے جس سے عام لوگ مستفیذ ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے مُصنف نے کتاب کا نام "رشحات" رکھا۔ کتاب کے خاتمہ میں اولیاء کرام کی تاریخِ وفات و پیدائش کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ کتاب کی حالت ٹھیک اور درست ہے لیکن درمیان میں کرم خوردہ اور بوسیدہ ہو چکی ہے۔ تصوف و طریقت میں یہ کتاب سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مُصنفؒ نے کتاب کا آغاز رشحات سے کیا ہے۔ چناچہ کتاب کا آغاز یوں ہے۔

اَلحمدُ اُلمن رش رشحات الحقائق والحکمُ علی قُلوب العارمین۔۔۔۔۔۔۔

اختتام:۔ کند در کار میکہ و عابر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نمبر شمارہ	08
ایکسیشن نمبر	08
نام مخطوط	کتاب رسول نُما
نام مصنف / مؤلف	عبد الغفور شیویا
موضوع / عنوان	تصوف و طریقت، معرف
تاریخ تصنیف / تالیف	گیارہویں صدی ھجری آخر۔۔۔۔۔
تاریخ کتابت	1316 ھجر
زبان / خط	فارسی / نست
جسامت / سائز	nx 11.60 cm
تعداد اوراق	344=
قلمی / چھاپ	قلمی نُ

نمبر شمارہ	08
ایکسیشن نمبر	08
نام مخطوط	کتاب رسول نُما
نام مصنف / مؤلف	عبد الغفور شیوپیانی
موضوع / عنوان	تصوف وطریقت، معرفت وعرفان
تاریخ تصنیف / تالیف	گیارہویں صدی ھجری کے نصف آخر -----
تاریخ کتابت	1316 ھجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	19.40 cmx 11.60 cm
تعداد اوراق	=344=
قلمی / چھاپ	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

ذکر کردہ مخطوط عبد الغفور شوپیانیؒ کی تصنیف کردہ ہے۔ مُصنفؒ شریعت وطریقت دونوں میں یدِ طولیٰ کے مالک تھے۔ مُصنفؒ نے تالیف وتصنیف کے میدان میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ مُصنف کی تالیف کردہ کُتب اکثر نایاب ہیں یا گردشِ زمانہ کی نظر ہو چکی ہیں لیکن مُجملہ اُن میں سے چند جو مختلف سکالروں، دانشوروں اور لائبریریوں میں موجود ہیں اُن کا نام مندرجہ ذیل یوں ہے۔ (1) کتاب رسول نُما (2) پنج گنج (3) ذر عرفان (4) گنج بخ وغیرہ۔ مذکورہ کتاب "رسول نُما" تصوف پر رقم کیا ہے اور مُصنفؒ نے تصوف کو شریعت سے ثابت کرنے کے لئے قُرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ سے سہارا لیا ہے۔ اس مخطوط میں اولیاء کرام کا تذکرہ بھی شدومد سے کیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مُصنفؒ نے وحدتُ الوجود، واجبُ الوجود اور وحدت الشُہود پر سیر حاصل بحث کی ہے، اس موضوع پر متکلمین اور دانش وروں نے طویل طویل بحثیں کی ہیں، اور شعراء حضرات نے بھی اس میدان میں کود کر لب کشائی کی ہیں۔ چنانچہ اس موضوع کی مناسبت سے مرزا اسد اللہ خان غالب نے ایک بند رقم کیا ہے۔ اختصار کی بناء پر اس بند کا ایک شعر یوں ہے۔

اصل شہود وشاہد ومشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

علامہ اقبال نے غالب کے اس شعر پر تضمین اس طرح کی ہے۔

اصل شہود وشاہد ومشہود ایک ہے
غالب کا قول سچ ہے تو پھر ذکر غیر کیا

علامہ اقبال نے اس موضوع (وحدتُ الوجود) پر اپنی معروف ومشہور کتاب (بال جبرؑیل) میں ایک بند رقم کیا ہے، اس بند کا ایک شعر یوں ہے۔

تو ہے محیطِ بے کراں، میں ہوں ذرا سی آبجو
یا مجھے ہمکنار کر یا مجھے بے کنار کر

مذکورہ کتاب کی حالت درست ہے اور کاتب کا نام نامی اسم گرامی آخون امیر الدین عفی عنہ ہے اور کتاب کو 1316 ھجری میں اختتام کیا ہے

کتاب کا آغاز کچھ یوں ہے:- اللہُ، محمدُ ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ۔

هو المستعان:- بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ه الحمدُالله الواحدُالاحد حمدًا كثرًا بلا حد وعدالذى اظهر----------

اختتام:- چون بگفت و گو بيا يد اينمقام:
پس سخن كو تاه بايد والسلام:
يا زدهم جما د الثانى 1316 هجرى تمت كلام والسلام. الراقم آخون۔

نمبر شمارہ	09
ایکسیشن نمبر	09
نام مخطوط	شرح ضروریہ / رسالہ ضروریہ
نام مصنف / مؤلف	داوٗد بن حسنؒ
موضوع / عنوان	تصوف / فقہ
تاریخ تصنیف / تالیف	سولہویں صدی عیسوی کے نصف آخر۔۔۔۔۔۔
تاریخ کتابت	1298 ہجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	20.60cmx11.50cm
تعداد اوراق	=318=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

کتاب ھذا داوٗد بنِ حسنؒ کی تالیف کردہ ہے۔ کتاب تصوف، سلوک، طریقت، شریعت اور فقہ میں مرقوم کردہ ہے۔

(سبَب تالیف رسالہ ضروریہ)

کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ موٗلفؒ شیخ حمزہؒ مخدوم کے متبعین اور مُریدوں سے وابستہ رہ چکے ہیں۔ شیخ حمزہؒ کی مجلس میں تصوف وشریعت اور کشف وکرامات اور دیگر دینِ اسلام کی بُنیادی چیزوں کی طرف توجہ واصلاح کی جاتی تھی۔ مُولف داوٗدبنِ حسن کتاب کے آغاز میں یوں رقم طراز ہے۔ کہ بعض احباء ودوستوں کے اصرار کرنے پر کہ حضرتِ شیخؒ کے پند ونصائح اور سُنہرے اقوال کو اگر قُرآن وسنت کی روشنی میں ضبطِ تحریر میں لایاجائے تواپنی بھی اصلاح ہو جائے گی اور عوام کواس سے استفادہ کرنے کا موقعہ مل جائے اور صدقہ جاریہ اور توشہٗ آخرت کے ساتھ ساتھ "اَماما یَنفعُ النَاسَ فَیمکُثُ فیِ الارض" کے مصداق ہو جاؤں گے۔ موٗلفؒ نے کتاب کے آغاز میں اللہ کی حمد وثناء اور حضرت محمد ﷺ پر درود وسلام اور اس کی تعریف وتوصیف، خلفاء راشدین اور تمام صحابہؓ کی تعریف وتوصیف کی ہیں۔ پھر چیدہ چیدہ اولیاء کرام کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ قُرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ کا ترجُمہ اور تفسیر وتشریح پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ کتاب ھذا میں موٗلف نے اسلام کے بُنیادی پانچ ارکان: کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، معاملات اور معاشرت وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے۔ مسائل فقہ کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ وضو کے مسائل، غسل کے مسائل اور نماز کے مسائل وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے۔

کتاب دُرست حالت میں ہے۔ لیکن درمیان میں کرم خوردہ ہے۔ کتاب کے نصف سے زیادہ اوراق پیلے اور سُرخ پڑ گئے ہیں۔ کتاب کا

آغاز:۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ اَلحمدُ اللہ و سلام علیٰ عبادہ الَذینَ الصطفیٰ ہ اما بعد:۔

اختتام:۔ المحتاج الیھا تا آخرَ مذکور خواھد شد انشاءاللہ:۔

نوٹ:۔ مذکورہ کتاب مجموعۃ الفواید کے نام سے بھی موسوم ہے۔ کتاب کا نصف سے زیادہ حصہ خطِ نستعلیق میں ہے اور بعد والا خط نسخ میں تحریر ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب ھذا کے دو کاتب ہیں۔

نمبر شمارہ	10
ایکسیشن نمبر	10
نام مخطوط	پنج گنج
نام مصنف / مؤلف	از عارف باللہ حضرتِ مولانا عبد الغفور شوپیانیؒ
موضوع / عنوان	تصوف، عقائد، طریقت و شریعت تفاصیل و تشریح اسلامی ارکانِ خمسہ ----
تاریخ تصنیف / تالیف	گیارہویں صدی ھجری کے نصف آخر -----
تاریخ کتابت	1306 ھجری
زبان / خط	فارسی نستعلیق
جسامت / سائز	23.60cmx14.50cm
تعداد اوراق	=182=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

پنج گنج حضرتِ عبد الغفور شیوپیانیؒ کی تصنیف کردہ کتاب ہے۔ مُصنفؒ نے مذکورہ کتاب کے علاوہ بہت سی کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں۔ جن میں دُرۃ العرفان، رسول نُما، پنج گنج وغیرہ یونیورسٹیوں، لائبریریوں، کُتب خانوں میں دستیاب ہیں لیکن اُن کی اکثر کُتب گردش زمانہ کی نذر ہو چکی ہیں۔ بہر حال مذکورہ کتاب پنج گنج تصوف و شریعت، طریقت و معرفت کے موضوع پر رقم کی ہے مصنفؒ نے اسلام کے بُنیادی پانچ ارکان: کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے بارے میں سیر حاصل بحث کی ہے اور ہر ایک ایک کی تشریح، قُرآن و سُنت کی روشنی میں کی ہے اور کمال تو یہ ہے کہ پوری کتاب نظم میں بزبان فارسی رقم کرڈالی ہے مصنفؒ نے اس کتاب میں وحدث الوجود کے موضوع پر کتاب کے آخر میں سیر حاصل بحث کی ہے اور ابنِ عربی شیخ اکبر اور ان کی کتاب کا حوالہ "فصوص الحکم" اور مولانا جامی، رومی اور غزالی کا حوالہ بھی دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنفؒ اپنے اسلاف و بزرگوں کی روش کو اپناتے ہوئے وحدت الوجود کے قائل تھے۔ کتاب درست حالت میں ہے۔ کتاب میں کاتب نے ہر نئے موضوع کو لال روشنائی سے تحریر کیا ہے اور کاغذ کشمیری ہے۔

کتاب کا آغاز یوں ہے :- بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

حمدلکَ یا واہب فیاض وجود واجب ست، برذات پاک تووجود

کتاب کا اختتام یوں ہے:- اللھم اغفر لقاریہ ولکاتبہ بحقِ نبیِ وَ اٰلِہ

وصلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین ہ

نمبر شمارہ	11	**کیفیتِ مخطوط** رسالہ ھذا میں مندرجہ ذیل کُتب پیوست ہیں۔ 1: لمعات از حضرت شیخ فخر الدین عراقیؒ 2: شرح لمعات از حضرتِ مولانا جامیؒ 3: فصولِ عشق 4: شرح ابیات گلشن راز از شیخ محمود 5: شرح رُباعیات حضرتِ مولانا جامیؒ مذکورہ بالا کُتب تصوف، شریعت وطریقت، معرفت وعرفان، عشقِ حقیقی، پند ونصائح اور نصیحت وموعظت پر مبنی ہیں۔ مُصنف نے کتاب کو ترتیب دیتے وقت "فصوص الحکم" ابنِ عربی کی کتاب کو پیشِ نظر رکھ کر اس سے استفادہ کیا ہے۔ اور چیدہ چیدہ اولیاء کے کلام اور سُنہرے اقوال کو جمع کیا ہے۔ قُرآن کی آیات اور احادیثِ مبارکہ سے جو مسائل تصوف وطریقت کے حوالے سے اخذ کیا ہے۔ اُن کو (لمعہ) کے تحت درج کیا ہے۔ کیونکہ "لمعہ" کے معنیٰ چمکیلا، صاف وشفاف کے ہیں۔ کیونکہ مصنف نے اُنہی واقعات اور احوال کو درج کیا ہے جو بالکل صاف بے گرد وغبار ہو اسی وجہ سے کتاب کا نام لمعات رکھا۔ کتاب کی حالت درست ہے لیکن کتاب کے کنارے کثرتِ مطالعہ اور زیادہ عرصہ گذرنے کی وجہ سے خستہ ہو چکے ہیں۔ کتاب خطِ نستعلیق میں تحریر ہے۔ کتاب میں وحدت الوجود، واجبُ الوجود، وحدت الشہود کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ رباعیاتِ جامی نظم میں ہے اور اس کی تشریح بھی کی گئی ہے اس نظم میں مولانا جامیؒ نے حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف کی ہے۔ کتاب کا آغاز: اَلحمدُللہ الذی نوروجیہ ---------- اختتام: تمت الکتاب المسمیٰ بشرح رباعیات تحریر شد بتاریخ 26 ربیع الثانی 1118 ھجری۔
ایکسیشن نمبر	11	
نام مخطوط	رسالہ لمعات	
نام مصنف / مؤلف	شیخ فخر الدین عراقیؒ	
موضوع / عنوان	تصوف، طریقت، معرفت وشریعت	
تاریخ تصنیف / تالیف	-	
تاریخ کتابت	1118 ھجری	
زبان / خط	فارسی / نستعلیق	
جسامت / سائز	24cmx11.80cm	
تعداد اوراق	=180=	
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ	

نمبر شمارہ	12
ایکسیشن نمبر	12
نام مخطوط	سکندر نامہ
نام مصنف / مؤلف	نظامی گنجوی
موضوع / عنوان	تاریخ / سوانح سکندر اعظم، دارا وغیرہ
تاریخ تصنیف / تالیف	بارہویں صدی عیسوی کا نصف آخر
تاریخ کتابت	1316 ہجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	30cmx18.40cm
تعداد اوراق	=399=
قلمی / چھپائی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

"سکندر نامہ" نظامی گنجوی کے فارسی کلام کا مجموعہ ہے۔ آپ کا نام نامی "جمال الدین ابو محمد الیاس بن یوسف ابنِ ذکی" ہے۔ تاریخ پیدائش 1141، وفات 1209ء ہے۔ شعر و سخن میں خداداد موزون طبیعت رکھتے تھے۔ آپ نے تقریباً ہر فن میں طبع آزمائی کی ہے۔ اور مشرق و مغرب میں آپ کی شہرت کا چرچہ جگہ جگہ ہے۔ آپ کی ولادت و وفات وسطی ایشیاء آزربیجان میں ہوئی۔ فارسی زبان میں آپ کا کلام اعلیٰ پائے کا ہے۔ آپ مسلکاً سُنی مسلم شاعر تھے۔ لیلیٰ مجنون، پنج گنج، خسرو و شیرین، ہفت پیکر، سکندر نامہ، آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ مذکورہ کتاب "سکندر نامہ" بارہویں صدی عیسوی کا نصف آخر کی تصنیف ہے۔ اور تاریخ کتابت 1316 ہجری اور کاغذ کاشمیری ہے۔ سطور فی صفحہ سترہ اور کالی روشنائی سے رقم کی ہے۔ جہاں جہاں مضمون کا آغاز ہے اس کو لال روشنائی سے مزین کیا ہے۔ کتاب کے آغاز کے کچھ اوراق موجود نہیں ہیں۔ کتاب کی حالت خستہ و بوسیدہ ہو چکی ہے، بحیثیت مجموعی مطالعے کے قابل ہے۔ اب کچھ ذکر "سکندر اعظم دُنیائے قدیم کا بہت بڑا فاتح" تاریخ عالم میں بڑے بڑے بہادر اور مشہور سپاہی گزرے ہیں، لیکن فوجی کارناموں میں سکندر اعظم فرمان روائے مقدونیہ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا وہ 356 ق م میں پیدا ہوا، ابھی اٹھارہ سال کا تھا کہ شیرونیہ کی جنگ میں اس کے باپ فلپ ثانی نے بیٹے کو اپنے رسالے کا کمان دار مقرر کیا۔ سکندر نے اس رسالے کی مدد سے غنیم پر ایسے جرات مندانہ حملے کیے کہ آخر فلپ ثانی کو اس جنگ میں فتح حاصل ہو گئی۔ یہ 338 ق م کا واقعہ ہے۔ اس جنگ کے دو سال بعد فلپ ثانی کا انتقال ہوا اور سکندر تخت پر بیٹھا۔ مقدونیہ یونان کی ایک چھوٹی سی بستی اور ریاست تھی۔ آس پاس کے بہت سے چھوٹے چھوٹے ملک مقدونیہ کے دشمن تھے۔ سکندر نے سب سے پہلے تو اُن کو زیر کیا اور 334 ق م میں ایران پر حملہ کرنے کا عزم کر لیا جو یونان کا ہمیشہ سے دشمن چلا آتا تھا۔ موسم بہار کے شروع میں سکندر تیس ہزار پیادہ اور پانچ ہزار سوار فوج لے کر ایشاء کی طرف بڑھا اور اس ملک میں داخل ہو گئے جس کو آجکل ٹرکی کہتے ہیں۔ مئی کے مہینے میں اس نے دریائے "گرے نیکس" کے کنارے پر ایرانی فوج کو شکست دے دی پھر مشرق اور جنوب کا رُخ کر کے شام کے پورے ساحل پر قبضہ کر لیا اور ایران کی بحری طاقت کا خاتمہ کر دیا۔ مصر نے جنگ کیے بغیر ہی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد سات سال تک سکندر لڑتا بھڑتا مشرق کی طرف بڑھتا چلا گیا، یہاں تک کہ ایران میں سے گذر کر ہندوستان میں داخل ہو گیا۔ یہاں دریائے جہلم کے کنارے "پورس" سے اس کی لڑائی ہوئی، جس نے سکندر کا جرات اور بہادری سے مقابلہ کیا، مگر سکندر کی چال کامیاب رہی اور پورس کو شکست ہوئی۔ سکندر سارے بر اعظم کو فتح کرنے کے منصوبے بنا رہا تھا، مگر اس کی فوج نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ بلوچستان کے راستے عراق کے شہر بابل میں پہنچا، جہاں اُسے بخار ہوا اور دُنیا کو فتح کرنے کی حسرت دل میں لئے تینتیس (33) برس کی عمر میں 323 ق م میں مر گیا۔ سکندر کی حکمتِ عملی یہ تھی، کہ جن ملکوں کو فتح کرتا اُن کے باشندوں کو مخلوط کر دیتا۔ اس طرح جن ملکوں میں اُس نے یُونانی تہذیب پھیلائی، وہ صدیوں اُس سے متاثر رہے۔ سکندر اپنے زمانے کے رواج کے مطابق خود فوج کی اگلی صفوں میں لڑتا تھا۔ کئی دفعہ زخمی بھی ہوا۔ وہ نہایت بہادر آدمی تھا۔

بعض روایات میں ہے، کہ پوری دنیا پر سلطنت و حکومت کرنے والے چار بادشاہ گزرے ہیں۔ دو مومن اور دو کافر۔ مومن بادشاہ حضرت سلیمان اور ذوالقرنین اور کافر نمرود اور بخت نصر ہیں۔ ذوالقرنین کے بارے میں عجیب اتفاق ہے، کہ اس نام سے دنیا میں متعدد آدمی مشہور ہوئے ہیں، اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ہر زمانہ کے ذوالقرنین کے ساتھ لقب سکندر ہے۔ دارا کے ذی القرنین کے ساتھ لقب سکندر بھی شامل ہے۔ حضرت مسیح سے تقریبا تین سو سال پہلے ایک بادشاہ (ایکزنڈر جس کو سکندر یونانی، مقدونی، رومی وغیرہ کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ جس کا وزیر ارسطو تھا۔ اور جس کی جنگ دارا سے ہوئی اور اسے قتل کر کے اس کا ملک فتح کیا۔ سکندر کے نام سے دنیا میں معروف و مشہور ہونے والا آخری شخص یہی تھا، اسی کے قصے دنیا میں زیادہ مشہور ہیں بعض لوگوں نے اس کو بھی قرآن شریف میں مذکور ذوالقرنین کہہ دیا یہ سراسر غلط اور خطا ہے۔ کیونکہ یہ شخص آتش پرست مشرک تھا۔ قرآن کریم نے جس ذوالقرنین کا ذکر کیا ہے، ان کے نبی ہونے میں تو علماء کرام کا اختلاف ہے۔ مگر مومن صالح اور نیک ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ اور خود قرآن کی نصوص اس پر شاہد ہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی کتاب "البدایہ والنہایہ" میں بحوالہ ابن عساکر اس کا پورا نسب نامہ لکھا ہے۔ جو اوپر جا کر حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ سے ملتا ہے، اور فرمایا کہ یہی وہ سکندر ہے جو یونانی، مصری، مقدونی کے ناموں سے معروف ہے۔ جس نے اپنے نام پر "شہر اسکندریہ" آباد کیا، اور روم کی تاریخ اسی کے زمانے سے چلتی ہے، اور یہ سکندر ذوالقرنین اول سے ایک طویل زمانے کے بعد ہوا ہے، جو دو ہزار سال سے زائد بتلایا جاتا ہے، اسی نے "دارا" کو قتل کیا اور شاہان فارس کو مغلوب کر کے ان کا ملک فتح کیا، مگر یہ شخص مشرک تھا، اس کو قرآن میں مذکور ذوالقرنین قرار دینا سراسر غلطی ہے۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب جو تاریخ میں ید طولی رکھتے ہیں نے اپنی کتاب "قصص القرآن" میں جو ذوالقرنین کے متعلق بڑی تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ذوالقرنین مذکور فی القرآن فارس کا وہ بادشاہ ہے جس کو یہودی خورس، یونانی سائرس، فارسی گورش اور عرب کیخسرو کہتے ہیں۔ جس کا زمانہ حضرت ابراہیمؑ سے بہت بعد انبیاء بنی اسرائیل میں دانیال کا زمانہ بتلایا جاتا ہے، جو سکندر مقدونی قاتل دارا کے زمانے کے قریب ہو جاتا ہے، مگر مولانا موصوف نے بھی ابن کثیرؒ وغیرہ کی طرح اس کا شدت سے انکار کیا ہے کہ ذوالقرنین وہ سکندر مقدونی جس کا وزیر ارسطو تھا وہ نہیں ہو سکتا، وہ مشرک آتش پرست تھا اور یہ مومن صالح تھے۔ ابوریحان بیرونی نے اپنی کتاب "الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ" میں کہا کہ یہ ذوالقرنین جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ ابو بکر بن سمی بن عمر بن افریقین حمیری ہے، جس نے زمین کے مشارق و مغارب کو فتح کیا اور تبع حمیری یمنی نے اپنے اشعار میں اس پر فخر کیا ہے کہ میرے دادا ذوالقرنین مسلمان تھے ان کے اشعار یہ ہیں۔

قد کان ذوالقرنین جدی مسلما
ملکا علی فی الارض غیر متبعد
بلغ المشارق والمغارب یبتغی
اسباب ملک من کریم سید

"واللہ تعالیٰ اعلم"

نمبر شمارہ	13
ایکسیشن نمبر	13
نام مخطوط	تفسیر حُسینی
نام مصنف / مئولف	مولانا مولوی سید حُسین الواعظ الکاشفی ، المعروف مُلا حُسین کاشفی
موضوع / عنوان	تفسیر قُرآنِ کریم
تاریخ تصنیف / تالیف	------
تاریخ کتابت	1320 ھجری
زبان / خط	عربی، فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	34.60cmx24.50cm
تعداد اوراق	=966=
قلمی / چھاپی	چھاپی

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ تفسیر "تفسیر حُسینی" کے نام سے موسوم ہے، اور یہ تفسیر مُلا حُسن واعظ کاشفی کی تحریر کردہ ہے۔ اور یہ مشین میں چھاپی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ پہلے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کیا، پھر مُلا حُسین کاشفی نے اس کی تفسیر فارسی زبان میں رقم کیا۔ کتاب کے آغاز اور اختتام میں چند اوراق شکستہ اور بوسیدہ ہو چکے ہیں اور کتاب بحثیتِ مجموعی درست حالت میں ہے۔

کتاب کا آغاز:۔ اَلحمدُ اللہِ رَ بِ العاَلَمین ہ الرَ حمٰنِ الرَ حیم ہ-----------

کتاب کا اختتام: قُل اعوذُ برب الناس........

نوٹ:۔ مذکورہ بالا تفسیر کا اُردو ترجمہ بھی تفسیر قادری کے نام سے موسوم ہے۔ فقط!

نمبر شمارہ	14
ایکسیشن نمبر	14
نام مخطوط	مفتاح الصلوٰۃ
نام مصنف / مؤلف	ملا محمد عزیز الدین ابن ملا محمد نظام الدین
موضوع / عنوان	فقہ / مسائل
تاریخ تصنیف / تالیف	-
تاریخ کتابت	1289 ہجری
زبان / خط	نستعلیق / فارسی
جسامت / سائز	26.50x14.30
تعداد اوراق	=233=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

کتاب مذکور ملا محمد عزیز الدین ابن ملا محمد نظام الدین کی تصنیف کردہ ہے۔ اور یہ کتاب مسائل وفقہ پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے مسائل فقہ کی ترتیب باب درباب ذکر کیا ہے۔ سلفِ صالحین وبُزرگان دین کی رَوِش اپناتے ہوئے کتاب کا آغاز حمد وصلواۃ کے بعد "کتاب الطہارت" پھر "کتاب الصلواۃ"، روزہ، زکواۃ، حج معاملات، معاشرت، لین دین اور خرید و فروخت وغیرہ مسائل، قُرآن وحدیث کی روشنی میں تحریر کیا ہے۔ اور اس میں تمام مسائل وہ ہے جو ائمہ حضرات نے قُرآن وسنت سے استنباط واستخراج کر کے نکالے ہیں۔ جو مُختلف کُتب میں بکھرے پڑے تھے۔ اُن تمام مسائل کو مؤلف نے جن کی روز مرّہ ضرورت وحاجت پیش آتی ہے۔ اُن کو اس کتاب میں جمع کیا۔ کتاب کافی کرم خوردہ اور خستہ حالت میں ہے۔ کتاب کے کنارے کرم خوردہ ہے۔

کتاب کا آغاز :- الحمدُ اللہ رب العالمین و الصلواۃ والسلام علیٰ رسولہٖ

اختتام :- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمہری تمت الکتاب بعون الملک الوہاب.......

نمبر شمارہ	15
ایکسیشن نمبر	15
نام مخطوط	دیوانِ حُبی
نام مصنف / مؤلف	حضرت خواجہ حبیب اللہ نوشہریؒ
موضوع / عنوان	تصوف اسلامیات، اخلاق، پند و نصائح شعر و شاعری میں
تاریخ تصنیف / تالیف	سولہویں صدی عیسوی کا نصف آخر
تاریخ کتابت	1314 ھجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	14 ½ x22 ½
تعداد اوراق	=65=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

دیوانِ حُبی حضرتِ خواجہ حبیبُ اللہ نوشہریؒ کے فارسی کلام کا مجموعہ ہے۔ خواجہ صاحب کے والد شمسُ الدین گنائی تھے۔ 1556ء مطابق 963 ھجری میں پیدا ہوئے۔ اور منگلوار 19 ذی الحج 1027 ھجری مطابق 28 نومبر 1618ء میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ خواجہ صاحب شعر و سُخن میں خداداد موزون طبیعت رکھتے تھے۔ حُبی تخلص رکھتے تھے۔ کشمیری زبان میں بھی آپ کا کلام اعلیٰ پائے کا ہے۔ نوشہرہ سرینگر میں آپ کا آستانہ عالیہ واقع ہے۔ "رسالہ مُراۃ الغیوب" "آدابِ معرفت" "رسالہ الانصاف" شجرۂ مُبارکہ اور تنبیہ القلوب آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ مذکورہ کتاب "دیوانِ حُبی" سولہویں صدی عیسوی کا نصف آخر کی تصنیف ہے اور تاریخ کتابت 1314 ھجری ہے۔ اور سطور فی صفحہ 14/13 ہے۔ اور کاغذ کشمیری ہے۔ دیوانِ حبی کا ایک اور قلمی نُسخہ زیرِ ایکسیشن نمبر 120/1 ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے شعبہ محفوظات میں موجود ہے۔ ریاستی ریسرچ لائبریری میں بھی کئی ایک نسخیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بھی راقم کی نظروں میں دیوانِ حُبی کے کچھ قلمی نسخیں ہیں۔

کتاب کی حالت درست ہے لیکن اوراق بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ کتاب نظم میں لکھی گئی ہے۔ مُصنفؒ نے تقریباً ہر بند کے آخری مصرعے میں بطور تخلص حُبی، حبیب، حُبیا وغیرہ الفاظ لائیں ہیں۔ اور یہ الفاظ لال روشنائی سے رقم کئے ہیں۔

کتاب کا آغاز:۔ ای پاک حمد پاک تو پاک ازادای ما عاجز زبان ما زادا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتاب کا اختتام:۔ طلبیدم چوں سال تار بخش یافتم شیخ حمزہ دانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتاب کا کاتب:۔ بابا محمد اکبر صاحب۔ از اولانِ حضرتِ خواجہ

نمبر شمارہ	16
ایکسیشن نمبر	16
نام مخطوط	عینُ العلم
نام مصنف / مؤلف	محمد بن عثمان بن عمر البلخیؒ
موضوع / عنوان	فقہ، حدیث، تصوف، اخلاقیات
تاریخ تصنیف / تالیف	9ویں صدی ہجری
تاریخ کتابت	1315ھ ہجری
زبان / خط	عربی / نسخ
جسامت / سائز	26cmx 16cm
تعداد اوراق	=306=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

"کتاب عینُ العلم" محمد بنِ عثمان بن عمر البلخیؒ صاحب کی تصنیف کردہ ہے۔ یہ کتاب تقریباً 9ویں صدی ہجری کی تصنیف ہے۔ اور اس کتاب کی کتابت 1315ھ ہجری میں ہوئی ہے۔ کتاب موضوع فقہ و حدیث پر مشتمل ہے، قرآن کریم کی آیاتِ مبارکہ کو احادیثِ رسول ﷺ سے تشریح کی ہے، اس کے علاوہ معاملات، معاشرت، خرید و فروخت اور تصوف وغیرہ مسائل کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ کتاب بیس (20) ابواب پر مشتمل ہے، کتاب میں ان بیس ابواب کے آغاز میں لال روشنائی کا استعمال کیا ہے۔ اور قُرآن کی آیت کو لفظ (ق) اور حدیث (ح) سے لکھا ہے اور یہ (ق) اور (ح) لال روشنائی سے مزین ہے۔ سطور فی صفحہ آٹھ اور فی سطر الفاظ تقریباً (9) یا دس (10) لفظ ہے۔ کاتب کا پتہ نہیں چلا۔ کتاب کی حالت خستہ و بوسیدہ ہو چکی ہے۔ درمیان میں کئی جگہوں پر کرم خوردہ ہے۔ لیکن بحیثیت مجموعی مطالعے کے قابل ہے۔

مُصنف نے اپنی اس کتاب میں روزِ مَرہ ضروریات دین کے اُن مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ جن کا جاننا ہر مسلم مرد و عورت کو ضروری ہے۔

کتاب میں اخلاقیات، اخلاص، خلوصِ نیت، امانت داری، صدق مقال اور اکلِ حلال پر خاص توجہ دی ہے۔

کتاب کا آغاز:- بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ یا رب یا ربا نا سمک وابتدی و بکا قتدی و بنور قدسک ابتدی اللہ اللہ

اختتام:- و آخرد عوانا ان اللہ الحمدُ للہِ ربِ العالمین والسّلام علی عبادہ الصالحین ہ والصلوٰۃ علی رسولہ خاتم النبیین------

نمبر شمار	17	**کیفیتِ مخطوطہ** مذکورہ کتاب "بیاض فارسی" کے نام سے موسوم ہے۔ اور یہ شعر وشاعری میں مرقوم ہے، کتاب کے شروع کے چند اوراق اور آخر کے چند اوراق کٹ چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے مولف کا نام نامی پتہ نہ لگ سکا۔ کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مولف نے "فردوسی"، انوری اور سعدی" کے چیدہ چیدہ اشعار کو ترتیب دیا ہے۔ اور بطورِ خاص مشہور زمانہ قصہ "یوسف زُلیخاء" کی داستان نظم کی ہے۔ کاتب اور تاریخِ کتابت کا پتہ نہ لگ سکا۔ لیکن کتاب کی ہیئت وصورت سے گمانِ غالب لگتا ہے کہ سو(100) دوسو(200) سال قبل لکھی گئی ہے۔ کتاب بوسیدہ ہو چکی ہے۔ بحثیتِ مجموعی پڑھنے کے لائق ہے۔ کتاب کے کنارے آبِ زر سے مُزین ہیں اور فی صفحہ سُطور بارہ ہیں۔ کتاب کے ہر باب اور ہر عنوان کو لال روشنائی سے مزین کیا ہے۔
ایکسیشن نمبر	17	
نام مخطوطہ	بیاض فارسی	
نام مصنف / مؤلف	-	
موضوع / عنوان	قصہ / شاعری / داستان	
تاریخ تصنیف / تالیف	-	
تاریخ کتابت	-	
زبان / خط	فارسی / نستعلیق	
جسامت / سائز	13.50cmx8cm	
تعداد اوراق	=160=	
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ	

نمبر شمارہ	18
ایکسیشن نمبر	18
نام مخطوط	ریشی نامہ
نام مصنف / مؤلف	بہاء الدین متو
موضوع / عنوان	شاعری
تاریخ تصنیف / تالیف	-
تاریخ کتابت	1331 ھجری
زبان / خط	کشمیری / نستعلیق
جسامت / سائز	20.40 cmx12.5 cm
تعداد اوراق	=43=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ کتاب "ریشی نامہ" بہاء الدین متو کی تالیف کردہ ہے۔ اور یہ ریشیوں کے سرخیل ہے۔ اعلیٰ پائے کا ولی اللہ اور اہل اللہ گزرے ہیں۔ اپنی اس تالیف میں موصوف نے شیخ العالم نورالدین نورانیؒ کا کشمیری منظوم کلام کا تذکرہ کیا ہے۔ شیخ العالمؒ کے والد صاحب "سالار الدین" اور والدہ "سودرہ" ہیں۔ اور یہ دونوں برہمن مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ آخر حسین احمد سمنانیؒ کی نظر کرم سے یہ دونوں حلقہ بگوش مسلمان ہو گئے۔ آپ کی ولادت صیح قول کے مطابق 779 ھجری بمقام کیموہ پلوامہ میں ہوئی اور وفات 842 ھجری میں ہوئی۔ آپ کا مدفن "چرار شریف" میں ہے۔ آپ کی کرامتیں اور تعلیمات کشمیر کے چپہ چپہ پر زبان زد عوام وخواص ہیں۔ آپ نے اپنی شاعرانہ منظومات میں شریعت، طریقت، حقیقت،، معرفت، فنافی الرسول، فنافی اللہ، فنافی الشیخ، فنافی الذات اور بقاباللہ کے اسرار وانوار کو میٹھے، میٹھے اشعار میں وضاحتاً اُجاگر کیا ہے۔ کتاب 1331 ھجری میں تحریر ہوئی ہے۔ کتاب کا آغاز والا کچھ حصہ کٹ گیا ہے، درمیان میں مناجات اور معراج کا قصہ بھی منظوم کشمیری زبان میں درج ہے۔

کتاب کا آغاز:- "منگن حساب حیتو" ______________

کتاب کا اختتام:- وصلی اللہ علیہ یارسول اللہ________

نمبر شمارہ	19	**کیفیتِ مخطوط** یہ کتاب ھندو دھرم پر لکھی گئی ہے۔ جس میں رام، سیتارام، راون کیکئی وغیرہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس میں راون نے سیتا کو اغوا کیا تھا، لیکن پھر رام نے صحرا نوردی کر کے سیتا کو ڈھونڈ نکالا اور راون کو شکست ہوئی، پھر لنکا میں اپنا جشن منایا اور دیے وغیرہ بھی جلائے۔ آغاز کتاب میں آدمؑ کا تذکرہ اور پھر ایک باب "مناجات باری تعالیٰ" کے نام سے کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ھندوں کے یہاں خدائے واحد کا تصور ضرور پایا جاتا ہے لیکن پھر وحدت کے انکاری بن کے معبودان باطلہ کی پرستش کر کے مشرک بن جاتے ہیں اور 'ہمہ اوست' کے قائل ہیں۔ 'بحوالہ قرآن کریم: فاذار کبوا فی الفلک دعوا اللہ مضلصین لہ الدین فلما نجاھم الی البر اذا ھم یشرکون' سورہ العنکبوت (آیت نمبر 65) ترجمہ 'چنانچہ جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو اس طرح پکارتے ہیں کہ ان کا اعتقاد خالص اسی پر ہوتا ہے، پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو فورا شرک کرنے لگتے ہیں'۔ کتاب کے شروع میں تقریباً 200 ورق کٹ چکے ہیں۔ بحیثت مجموعی کتاب درست ہے۔ اور یہ کتاب فارسی میں منظوم تحریر ہے' اور یہ فارسی ترجمہ منظوم سر میت بھاگوت کے نام سے مشہور ہے۔ رام کی پیدائش کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے 5114 قبل مسیح اور بعض نے 3000 قبل مسیح بتایا ہے۔ اسلامی تاریخ اور مؤرخین، فقہا، علماء اور دانشوروں کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے یہ بھی اللہ کے فرستادہ پیغمبر ہو، کیونکہ یہ بہت پہلے کے ہیں جیسے مہاتما بدھ، گوتم بدھ وغیرہ اور بعد میں لوگوں نے اُن کے نام بدل کر ایک نیا مذہب اختیار کیا ہو۔ کیونکہ قُرآن کی تعلیمات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ "ہم نے بعض پیغمبروں کے قصے بیان کئے ہیں اور بہت سارے پیغمبروں کا تذکرہ نہیں کیا ہے" حالانکہ جن کو یہ اوتار مانتے ہیں، بحیثیت مجموعی اُن کی تعلیم پیغمبرانہ یا اُن کی مماثلت کا امکان رکھتی تھی۔۔۔ واللہ اعلم بالصواب، وَافوض امری الی اللہ۔ "والیہ ماب""علیہ توکلت والیہ متاب"
ایکسیشن نمبر	19	
نام مخطوط	رامایَن	
نام مصنف / مؤلف	سری بالمیک جی	
موضوع / عنوان	سناتن دھرم المعروف ھندو دھرم	
تاریخ تصنیف / تالیف	-	
تاریخ کتابت	سنہ ھجری 1872	
زبان / خط	فارسی / نستعلیق	
جسامت / سائز	26.70cmx90cm	
تعداد اوراق	=976=	
قلمی / چھاپی	چھاپی	

نمبر شمارہ	20
ایکسیشن نمبر	20
نام مخطوط	شرح اورادِ فتیحہ
نام مصنف / مؤلف	حضرتِ امیر کبیر میر سید علی ھمدانیؒ
موضوع / عنوان	دعا، وظائف، تعریف و توصیف، باری تعالیٰ اور درود و اذکار وغیرہ۔
تاریخ تصنیف / تالیف	آٹھویں صدی ھجری کا نصف آخر
تاریخ کتابت	1275 ھجری
زبان / خط	عربی، فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	19cmx11.50cm
تعداد اوراق	=307=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

شرح اورادِ فتیحہ حضرتِ امیر کبیرؒ میر سید علی ھمدانی کی تصنیف کردہ ہے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی سید شہاب الدین اور والدہ کا نام فاطمہ بتایا جاتا ہے۔ آپ کے والد عالم باعمل، صوفی اور بزرگ تھے۔ انہی سے امیر کبیرؒ نے پہلے پہل تعلیم حاصل کی۔ آپ صحیح قول کے مطابق 714 ھجری مطابق 1316ء میں ایران کے ایک شہر ھمدان میں پیدا ہوئے اور وفات 786 ھجری مطابق 1384ء میں تاجکستان کے ایک شہر ختلان میں ہوئی اور آپ کا مدفن وہاں ہی ہے۔ آپ نے کشمیر میں دو مرتبہ سیر کی اور باشندگان کشمیر کو راہ راست دکھائی اور حلقہ بگوش اسلام و ایمان میں داخل کیا۔ آپ نے کشمیری عوام کو شرک و بدعت، ظلمت و گمراہی سے نکال کر صراطِ مستقیم کی طرف گامزن کیا۔ آپ نے اپنے ساتھ تقریباً 700 سادات لے کر کشمیر آئے تھے۔ جن کی بدولت کشمیر کے چپہ چپہ پر اسلام کا نام روشن ہوا اور ساتھ ہی ساتھ وسطِ ایشیاء سے دستکاری، صنعت و حرفت اور ثقافت وغیرہ بھی آپ کی ہی مرہونِ منت ہے۔ آپ کو کشمیری شاہِ ھمدانؒ کے نام سے پکارتے ہیں۔ آپ کی بہت ساری کتب عوام میں معروف و مشہور ہیں۔ اورادِ فتیحہ، ذخیرۃ الملوک، چہل اسرار، منازل السالکین، رسالہ نوریہ اور رسالہ مکتوبات آپ کی شاہکار ہیں۔ زیر نظر کتاب اورادِ فتیحہ عربی میں ہے۔ اور اس کی تشریح شرح و بسط سے کی ہے۔ کتاب کی حالت درست ہے۔ عربی عبارت کتاب کے حاشیہ پر یعنی کناروں پر لکھی گئی ہے۔ اور درمیان میں اس کی تشریح فارسی زبان میں کی گئی ہے۔ درمیان میں جہاں قرآن کی آیت یا حدیث نبوی ﷺ آئی ہو اس پر لال روشنائی سے لکیر دراز کیا ہے۔

کتاب کا آغاز:- رب یسر بسمہ ہ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ہ و تمم بالخیرہ

اختتام:- وصل عل محمد فاتحہ ابواب المغفرہ والرحمتہ ہ

نمبر شمارہ	21
ایکسیشن نمبر	21
نام مخطوط	شرح مثنوی مولانا رومی"
نام مصنف / مؤلف	جلال الدین رومی" المعروف مولانائے روم
موضوع / عنوان	تصوف، طریقت، شریعت، حقیقت معرفت اور وصول الی اللہ
تاریخ تصنیف / تالیف	تیرھویں صدی عیسویں کا نصف
تاریخ کتابت	-
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	23cmx2cmx13.3cm
تعداد اوراق	=281=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ کتاب شرح مثنوی کے نام سے موسوم ہے۔ جو کہ اصل میں مولانا روم کی تصنیف کردہ ہے۔ مولانا روم کی پیدائش 30 ستمبر 1207ء وفات، 17 دسمبر 1273ء میں ہوئی۔ بمقام کونیا ترکی روم کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کو بلخی بھی کہتے ہیں۔ آپ کا اصلی نام جلال الدین رومی بلخی ہے۔ آپ کی شہرت پورے عالم میں اظہر من الشمس ہے۔ آپ کا کلام فارسی میں ہے۔ اور موضوع آپ کا تصوف، صوفی زم، طریقت و معرفت و حقیقت رہا ہے۔ اس کتاب میں مولانا رومی کے چھ دفتر کا خلاصہ فارسی زبان میں کیا ہے۔ "کتاب کی حالت خستہ ہے۔ درست کرنے کی ضرورت ہے۔" شارح کا نام نہیں لکھا ہوا ہے۔ اور تاریخ کتابت بھی تحریر نہیں ہے۔ لگتا ہے کہ یہ کتاب دو سو سال پُرانی ہے۔ سُطور فی صفحہ سترہ ہیں۔

نمبر شمارہ	22
ایکسیشن نمبر	22
نام مخطوط	پنج گنج
نام مصنف / مؤلف	شیخ یعقوب صرفیؒ
موضوع / عنوان	تصوف، طریقت، اسلامیات، منقبت، مدح اور حمد وغیرہ۔
تاریخ تصنیف / تالیف	سولہویں صدی عیسویں کا نصف آخر
تاریخ کتابت	1318؁ ہجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	20cmx5cmx11.8cm
تعداد اوراق	=344=
قلمی / چھپائی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ کتاب پنج گنج کے نام سے موسوم ہے۔ اور یہ کتاب حضرت شیخ یعقوب صرفیؒ کی تصنیف کردہ ہے۔ موصوف کی پیدائش 928؁ ہجری بمطابق 1521؁ء سرینگر میں ہوئی۔ اور وفات 1595؁ء میں ہوئی۔ موصوف نے فارسی کلام نظم ونثر دونوں میں طبع آزمائی کی اور ہر میدان میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ آپ کا کلام اعلیٰ پائے کا ہے۔ آپ نے اپنے دور میں بہت سی کتابیں تصنیف کیں، زیر نظر کتاب پنج گنج آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ علاوہ ازین آپ کی مایہ ناز کُتب دیوانَ صرفی، مسلکُ الاخبار، معلی القاب المسمیٰ وامق، لیلیٰ مجنون، مخزن اسرار، قابل ذکر ہیں۔ کیونکہ آپ کی سرشت میں صوفی اور صوفیت کی جلق تھی۔ اس لئے آپ کے کلام میں تصوف زیادہ غالب ہے۔ آپ نے شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت کو قُرآن وحدیث کی روشنی میں رقم کیا ہے۔ کتاب کی حالت خستہ ہے۔ درست کرنے کی ضرورت ہے۔ کتاب کا کاتب غلام حسن غنی عنہ ہے۔ تاریخ کتابت 1318؁ ہجری ہے۔

نمبر شمارہ	23	**کیفیتِ مخطوط** مذکورہ کتاب گلزار حال کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کتاب اصل میں ہر بودھ چندر نے سنسکرت میں لکھا تھا۔ بعد میں بنوانی داس نے اس کا فارسی میں ترجُمہ کیا اس میں ھندوں کا فلسفہ تحریر ہے۔ اور تصوفانہ اور روحانی طور پر ذات باری تعالیٰ کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ کتاب اللہ کے نام سے شروع ہے، لیکن بعد میں اپنے اوتار اور بھگوانوں کا تذکرہ کیا ہے۔ مجملہ اللہ کی وحدانیت کے اقراری ضرور ہے۔ لیکن اللہ کی ذات کے ساتھ ساتھ اوروں کو بھی معبود کا درجہ دیا گیا ہے۔ گویا قدیم مشرکین کے لوگوں کی روش کو اپنائے ہوئے ہیں، اور انہی کی طرح مختلف بتوں کی عبادت کی جاتی ہے۔ کتاب کی حالت درست ہے۔ لیکن درمیان میں خستہ ہو چکی ہے۔ مرمت کی ضرورت ہے۔ کتاب فی صفحہ 10 سطور اور درمیان میں کسی کسی جگہ لال روشنائی سے مزین ہے۔ کتاب نثر میں ہے۔ اور کچھ اشعار بھی درج ہے۔ کتاب کا ناقل یعنی کاتب سکندر رام پنڈت سیر وہے اور یہ 1903 بکرمی میں تحریر ہو چکی ہے۔
ایکسیشن نمبر	23	
نام مخطوط	ترجمہ "ہر بودھ چندر الموسوم "گلزار حال"	
نام مصنف / مؤلف	"بنوانی داس"	
موضوع / عنوان	فلسفہ سناتن دھرم "ھندو دھرم "تصوفانہ تلاشِ ذاتِ باری تعالیٰ	
تاریخ تصنیف / تالیف	-	
تاریخ کتابت	1903 بکرمی	
زبان / خط	فارسی / نستعلیق	
جسامت / سائز	14cmx9cm	
تعداد اوراق	=220=	
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ	

نمبر شمارہ	24	**کیفیتِ مخطوط** یہ کتاب جناب مولوی ابو محمد حسن قادری شعری کی تحریر کردہ ہے۔ اس کتاب میں پوری دنیا کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ فلکیات، ارضیات، آثارِ قدیمہ اور ساتوں براعظم کا تذکرہ اور اُن کی جغرافیائی ہیئت و صورت کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ اور اُن خطوں میں بسنے والے انسانوں کا بود و باش، تہذیب و تمدن، رنگ و نسل اور اخلاقی اقدار کا تذکرہ کیا ہے۔ گویا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ کتاب چھاپی ہے اور حالت درست ہے۔
ایکسیشن نمبر	24	
نام مخطوط	زبدۃ الاخبار	
نام مصنف / مؤلف	مولوی ابو حسن قادری شعری	
موضوع / عنوان	تاریخ، آثارِ فلکیات و اَدوار و اخبار بلاد و اَمصار اور جغرافیہ وغیرہ۔	
تاریخ تصنیف / تالیف	-	
تاریخ کتابت	1847عیسوی	
زبان / خط	فارسی / نستعلیق	
جسامت / سائز	24cmx15cm	
تعداد اوراق	=404=	
قلمی / چھاپی	چھاپی	
	25	**کیفیتِ مخطوط**

نمبر شمارہ	25
ایکسیشن نمبر	
نام مخطوط	مخزن الادویہ فارسی مع تحفۃ المومنین
نام مصنف / مؤلف	سید محمد حسین العلوی شیرازی ابنِ سید السند محمد ہادی العقیلی العلوی
موضوع / عنوان	"طِب"
تاریخ تصنیف / تالیف	-بارہویں صدی ھجری کے نصف آخر
تاریخ کتابت	1913 عیسوی
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	24.40 cmx32.40cm
تعداد اوراق	=767=
قلمی / چھاپی	چھاپی

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ بالا کتاب " مخزن الادویہ فارسی مع تحفۃ المومنین " کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا مُصنف: سید محمد حسین العلوی شیرازی ابنِ سید السند محمد ہادی العقیلی العلوی " ہے۔ اور یہ بارہویں صدی ھجری کے نصف آخر کی تصنیف ہے۔ مصنف نے یہ کتاب دوست واحباب کے اصرار پر طب اور حکمت کے موضوع پر رقم کی ہے۔ انسانوں کو پیش آمدہ اَمراض و مصائب سے نجات پانے کیلیے دوائیاں ترتیب وار حروفِ تہجی تحریر کیا ہے۔ اور اس میں مشہور حکماء ودانشوروں کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مُصنف طبیب حاذق لبیب یکتا، ارسطو، جالینوس، بُقراط، بو علی سینا اور افلاطون جیسے فطرت وذہنیت رکھتے ہیں۔ گویا یہ کتاب نسخۂ نادر الوجود کثیر المنقبت سراپا افادت گنجنئیہ شفا خزینہ صحت، فنونِ خمسہ اقوال ماتقدم وماتاخر اور کُتب مُتداولہ و مُتدارسہ مفردات و مرکبات وغیرہ کو حِکمت ودانائی کے ساتھ جامع اور احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ کتاب 1913 عیسوی کو چھاپی گئی ہے۔ مرمت کی ضرورت ہے۔ کتاب فی صفحہ 29 سطور اور حاشیہ بھی مُفصل اور وضاحت کے ساتھ تحریر ہے۔ کتاب فارسی زبان میں تحریر ہے۔ کتاب کے کل صفحات (767) اور خطِ نستعلیق میں لکھی گئی ہے۔

کتاب کا آغاز:- بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ہ الحمد اللہ الدی اظہر آثارِ قدرتہ بالجاد الموجادات-------------

اختتام:- خاتمہ الطبع: از نتائج طبع ابو ناظم مولوی محمد حامد علی خان صاحب-------------

فقط:-

نمبر شمارہ	26
ایکسیشن نمبر	26
نام مخطوط	طِب اکبر فارسی
نام مصنف / مئولف	محمد اکبر عرف محمد ارزانی بن میر حاجی محمد
موضوع / عنوان	طِب
تاریخ تصنیف / تالیف	17ویں صدی عیسوی کا نصف آخر، 18ویں صدی کے اوائل
تاریخ کتابت	1334 ھجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	32cmx 20cm
تعداد اوراق	=575=
قلمی / چھاپی	چھاپی

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ کتاب کا مصنف محمد اکبر عرف محمد ارزانی ہے۔ اور یہ کتاب طب کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ مُصنف نے بڑی عرق ریزی اور جُہد پیہم سے انسانوں کو پیش آمدہ آلام وامراض کے سدباب کرنے کیلئے یہ کتاب تحریر کی، گویا یہ طبی نُسخہ سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مئولف نے دوائیاں بنانے کیلئے تمام مَواد اور میٹیریل کو تجربہ کر کے کتاب میں تحریر کیا ہے۔ اور دُنیا کے بڑے بڑے اطباء اور دانشوروں کی کتابوں کا مطالعہ کر کے یہ کتاب تحریر کی ہے۔ اور عرصہ دراز تک لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور آئندہ بھی اٹھاتے رہینگے۔ کتاب کافی ضخیم ہے۔ اور اس میں دو جلد ملتبس یعنی پیوستہ ہیں، اور تقریباً575 صفحات پر مشتمل ہیں۔ کتاب درست حالت میں ہے، اور مذکورہ کتاب چھاپی ہے۔ کتاب کے شروع میں چند اوراق عربک زبان میں موضوعِ طب پر مشتمل ہیں، اور اس میں پچیس ابواب ہیں۔ شروع کے باب میں چند ایک ورق کٹ چکے ہیں۔ اس لئے مُصنف کا نام لکھنے سے قاصر ہیں۔ اور یہ اوراق بھی چھاپی ہیں۔ کتاب کو مرمت کرنے کی ضرورت ہے۔ "طب اکبر فارسی" کا آغاز یوں ہے۔

صحیح ترین کلامیکہ مشام ناطقہ الخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتاب کا اختتام:۔ مع رعایت قوت معدہ باید کرد

تمام شد طب اکبر فارسی جلد اول

جلد دوم:۔طب اکبر: واین باب مشملست برچند فصل الخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اختتام:۔ تمت الکتاب بعون اللہ تعالی وعظمت شانہ

نمبر شمارہ	27
ایکسیشن نمبر	27
نام مخطوط	تواریخ کشمیر / باغِ سُل
نام مصنف / مئولف	میر سعد اللہ صاح
موضوع / عنوان	تاریخ
تاریخ تصنیف / تالیف	1800 عیسوی
تاریخ کتابت	1306 ھجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	90x13.70cm
تعداد اوراق	=564=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخ

نمبر شمارہ	27
ایکیشن نمبر	27
نام مخطوط	تواریخ کشمیر / باغِ سُلیمان
نام مصنف / مؤلف	میر سعد اللہ صاحب
موضوع / عنوان	تاریخ
تاریخ تصنیف / تالیف	1800 عیسوی
تاریخ کتابت	1306 ھجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	23.90x13.70cm
تعداد اوراق	=564=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

کتاب ھذا "میر سعد اللہ صاحب" کی تالیف کردہ ہے۔ اس میں کشمیر کی جغرافیائی، سیاسی، تاریخی، تمدنی اور ثقافت کی تاریخ درج ہے۔ مصنفؒ نے کتاب کے آغاز میں اللہ کی تعریف و توصیف اور محمد عربی ﷺ کی حمد و ثناء بیان کیا ہے۔ کتاب میں اولیاء کشمیر نورالدین نورانیؒ، مخدوم صاحبؒ، شیخ یعقوب صرفیؒ، حبیبُ اللہ نوشہریؒ، اور شاہ ھمدانؒ کے حالات اور اُن کے ادوار میں جو سیاسی و سماجی تبدیلیاں رونما ہوئی اُن کو تحریر کیا ہے۔ علاوہ ازیں مُغل بادشاہ بابر سے لے کر اورنگ زیب عالمگیر تک کے حالات اور سیاسی ہل چل اور جغرافیائی معرکہ آرائی کو شد و مد سے ذکر کیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مُصنف نے بڑی عرق ریزی سے شاہانِ کشمیر اور وہاں کے ارباب اقتدار اور حل و عقد اور وہاں کے صوفیاء کرام کا تذکرہ کیا ہے، اور خطہ کشمیر کا تاریخی، سیاسی، سماجی، ثقافتی، تمدنی اور جغرافیائی حالات کا ذکر کیا ہے۔ مصنفؒ نے درمیان میں وحدت الوجود، واجب الوجود اور وحدت الشھود کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ جو مسلمانوں میں ایک طویل عرصہ سے موضوع بحث رہا ہے۔ کتاب کے عنوانات لال روشنائی سے مزین ہیں۔ کتاب میں 564 صفحات اور سُطور فی صفحہ 15 ہیں۔ کتاب کے کنارے بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ مرمت کی ضرورت ہے۔ بحثیت مجموعی مُطالعے کے لائق ہے۔

کتاب کا آغاز :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ وبہ نستعین
ای بحمدت ورق کہ تحریر۔ اشک از ہار گلشن کشمیر----------------
اختتام :- باد بروی زما صلواۃ و سلام
ہم بر آل و صحابہ اش بد وام----------------

نمبر شمارہ	28
ایکسیشن نمبر	28
نام مخطوط	قُرآنِ مجید
نام مصنف / مؤلف	کلامِ الٰہی، کلام اللہ
موضوع / عنوان	قانونِ اسلامی، دستورِ اسلامی، راہنما ضابطہء حیات و ممات۔
تاریخ تصنیف / تالیف	--
تاریخ کتابت	--
زبان / خط	عربی / فارسی
جسامت / سائز	21.80 x 12
تعداد اوراق	=400=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ قُرآن فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس قُرآن کے اوراق کو آبِ زر سے مزین کیا گیا ہے۔ عربی متن یعنی عربی عبارت کو کالی روشنائی سے آراستہ کیا گیا ہے، اور ترجمہ ہر آیت کا لال روشنائی سے کیا گیا ہے۔ ترجمہ فارسی زبان میں ہے، اور حاشیہ میں بھی مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ قُرآن ھذا کی حالت کافی بوسیدہ اور خستہ ہو چکی ہے۔ اوراق کرم خوردہ اور جلد سے الگ ہو چکا ہے، جلد چمڑے کا ہے۔ کاتب کا نام اس میں تحریر نہیں ہے۔ گمان غالب کتاب کی ہیئت وصورت دیکھ کر یہی ہوتا ہے، کہ یہ قُرآن تقریباً200 سو سال پُرانا ہے۔ مرمت وجلد سازی کی ضرورت ہے، تاکہ مزید بوسیدہ ہونے سے بچ جائے۔

فقط:-

نمبر شمارہ	29
ایکسیشن نمبر	29
نام مخطوط	خُلاصۃ المناقب، 2: منقبت الجواہر، 3: نظم المناقب (کُتب بالا 1 جلد میں)
نام مصنف / مؤلف	بالترتیب: مولانا شیخ نور الدین جعفر البدخشیؒ، مُلا حیدر بدخشی، بابا رسول متو چراری
موضوع / عنوان	فضائل کمالات و کرامات و خوراق، میر سید علی ھمدانیؒ "المعروف امیر کبیر"
تاریخ تصنیف / تالیف	----
تاریخ کتابت	1: 1280 ھجری، 2: 1281 ھجری، 3: 1280 ھجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	20.2 cmx12.5 cm
تعداد اوراق	150+95+148=393
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

1: خلاصۃ المناقب:- شیخ نورالدین جعفر بدخشیؒ کی تحریر کردہ ہے۔ کتاب ھذا امیر کبیر میر سید ھمدانیؒ کی تعریف و توصیف میں لکھی ہے۔ آپکے کمالات و کرامات کو شد و مد سے ذکر کیا ہے۔ آپؒ نے اھلیان کشمیر پر جو احسانات کیے اُن کا ذکر مؤدبانہ طریقے سے احاطہ کیا ہے۔ اُن کے علاوہ دوسرے اولیاء کرام جنہوں نے اھلیان کشمیر کی بنجر زمین کو سیراب کیا اور اھلیان کشمیر کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر نورِ ھدایت کی طرف گامزن کیا، اُن کا تذکرہ بھی مختصراً کیا ہے۔ مذکورہ کتاب فارسی میں تحریر اور نثر میں ہے۔ درمیان اور شروع میں قُرآن کی چند ایک آیات کی تشریح بھی کرتے گئے ہے۔ کتاب مذکورہ کا کاتب "میر یوسف شاہ نوشہریؒ" ہے، اور کتاب 1280ھ میں ضبطِ تحریر میں آئی ہے۔ کتاب کی حالت درست اور صفحات (150) ہیں۔

کتاب کا آغاز:- ثنای نامتناہی بر حضرت آن بادشاہی کہ برای الخ۔

کتاب کا اختتام:- یااکرم الاکرمین اٰمین یارب العالمین۔

یلوح الخط فی القرطاس دھرا وکاتبہ رمیم فی التراب

2: منقبت الجواہر:- مُلاحیدر بدخشیؒ کی تحریر کردہ ہے۔ اس میں امیر کبیر میر سید علی ھمدانیؒ کے فضائل، کمالات و خوراق کا تذکرہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کا شجرہ نسب حضرت علی تک پہنچایا ہے۔ آپ کے کمالات و کرامات جن کا بتدریج آپ کے ہاتھوں سے صدور ہوا اُن کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ کی سب سے مشہور کرامات یہ ہے، کہ اھلیان کشمیر کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر راہِ راست پر لا کھڑا کر دیا، اور اھلیان کشمیر کو حلقہ بگوش اسلام میں داخل کر دیا۔ باقی آپ کے کمالات جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے ہاتھ سے صادر ہوئے اُنکا تذکرہ شد و مد سے کیا ہے۔ کاتب میر یوسف شاہ نوشہریؒ ہے۔ کتابت 1281ھ میں تحریر ہوئی ہے اور صفحات (95) پچانوے ہیں۔

آغاز:- حمد و ثنای بیحد مربی نیاز ہر کہ لا احصیٰ ثناءً علیک :

اختتام:- تاریخ این جستم زخوبا گاہ گفتا ہاتفی الخ:

"واللہ یھدی من یشاءالیٰ صراط مستقیم"

2: نظم المناقب:- یہ کتاب منقبت الجواہر کا منظوم فارسی ترجمہ ہے۔ منقبت الجواہر، مُلاحیدر بدخشی نے شاہِ ھمدان میر سید ھمدانیؒ کی تعریف و توصیف میں تحریر کی تھی۔ اس کتاب کا مصنف "بابا رسول متو" صاحب ہے۔ جو خانقاہ معلّیٰ کے جوار میں سکونت پذیر رہے ہیں۔ اس کتاب کا کاتب میر یوسف شاہ نوشہری ہے۔ کتابت 1280ھ میں ہوئی ہے۔ اور مقامِ تحریر چرار شریف ہے۔ مذکورہ کتاب (2184) ابیات پر مشتمل ہیں۔ کتاب فارسی میں تحریر اور نظم میں ہے۔ کتاب کی حالت درست اور صفحات (148) ہیں۔

کتاب کا آغاز:- حمد بیحد مر خداوند ودود
کہ عدم آورد دنیا در وجود

اختتام:- گفتگو بسیار شد برکم زدم   گفتہ را تسلیم کردم دم زدم

نمبر شمارہ	30
ایکسیشن نمبر	30
نام مخطوط	کتاب الاکلیل فی استنباط التنزیل
نام مصنف / مؤلف	،جلال الدین سیوطیؒ
موضوع / عنوان	فقہ، حدیث و تشریح آیاتِ قُرآن
تاریخ تصنیف / تالیف	پندرھویں، صدی عیسوی کے نصف آخر
تاریخ کتابت	----
زبان / خط	عربک / نسخ
جسامت / سائز	24cm x15.30cm
تعداد اوراق	=324=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

یہ کتاب علامہ ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمن ابن ابی بکر (المعروف) سُیوطی کی تحریر کردہ ہے۔ آپ کی پیدائش 849ھ مطابق 1445ء، وفات 911ھ مطابق 1505ء ہے۔ آپ اعلیٰ پائے کے سکالر اور جید عالم دین ہے۔ آپ مسلکاً شافعی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے تالیف و تصنیف میں خوب طبع آزمائی کی ہے، اور مُختلف فنون میں خامہ فرسائی کی ہے۔ چنانچہ آپ کی مشہور تصانیف میں کچھ مندرجہ ذیل ذکر کی جاتی ہے۔

(1) الاِتقان فی علوم القُرآن (2) اسرار التنزیل (3) الکلیل فی استنباط التنزیل (4) مجمع البحرین (5) لُبابُ النقول فی اسبابِ النزول (6) دُر منثور وغیرہ۔

مذکورہ کتاب میں مصنف نے قُرآنی آیات کی تشریح احادیث کی روشنی میں کی ہے۔ اور اس سے فقہی مسائل کا استنباط و استخراج کیا ہے۔ قرآن کی ایک سو چودہ (114) سورتوں کی وہ آیات جن میں چاروں ائمہ حضرات ابو حنیفہؒ، شافعیؒ، مالکؒ، احمد بن حنبلؒ کو اختلاف رہا اُن آیات کی شرح وبسط سے تشریح کی ہے۔ کتاب کا کاتب نامعلوم ہے اور تاریخ کتابت بھی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ کتاب تقریباً 200 سو سال پُرانی ہے۔ کتاب خستہ اور بوسیدہ ہو چکی ہے۔ مرمت کرنے کی ضرورت ہے۔

کتاب کا آغاز:- الحمدُ اللہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب۔۔۔۔۔۔۔

کتاب کا اختتام:- السراج المنیر، الشاھد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نمبر شمار	31
ایکسیشن نمبر	31
نام مخطوط	قصیدہ بانت سُعاد
نام مصنف / مؤلف	کعب بنِ زُہیر
موضوع / عنوان	نعت
تاریخ تصنیف / تالیف	ساتوھویں صدی ھجری کے اوائل
تاریخ کتابت	1228 ھجری
زبان / خط	عربی / فارسی
ضخامت / سائز	-----
تعداد اوراق	=24=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

"بانت سعاد قصیدہ" حضرت کعب بن زھیرؓ کے عربی اشعار کا مجموعہ ہے۔ ترجمہ عبد الرحمٰن جامیؒ نے فارسی میں تحریر کیا ہے۔ کعب بن زھیر کو "ساتویں صدی ھجری یعنی خیر القُرون" حضور اقدس ﷺ کے دور میں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے پہلے پہل اسلام کے خلاف اور خاتم الانبیاء نبی ﷺ کی شانِ اقدس میں کچھ کَسِل مزاجی اور حسد کی بناء پر بُرائی کی، جس کی بناء پر آپ ﷺ نے انہیں قتل کرنے کی اجازت دی، کعب کا بھائی (بجیر) مسلمان ہوا، کعب بن زھیر اپنے کئے ہوئے کرتوتوں پر نادم ہوا اور بالآخر تائب ہو کر حضرت ابو بکرؓ کے ہمراہ حضورِ اقدس ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حلقہ بگوش مسلمان ہوا۔ پھر اُس نے مشہور زمانہ قصیدہ بانت سُعاد" جس کو قصیدہ بردہ بھی کہتے ہے۔" کہہ ڈالا، اس قصیدہ میں آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں تعریف و توصیف کی ہے۔ اسلام کی تعریف کی اور اپنے دیرینہ مذہب (بُت پرستی) سے کنارہ کَش ہو کر ایمان وایقان کی دولت سے سرفراز ہو کر بقیہ مستعار زندگی کے ایام اسلام کے تلے نچھاور کئے۔ اس کتاب کی کتابت محمد جلیل بنِ محمد خلیل نے 9 جمادی الثانی 1228ھ میں کی۔ کتاب کی حالت دُرست ہے، لیکن جلد کرنے کی ضرورت ہے۔

کتاب کا آغاز:- بانت سُعاد فقلبی الیوم متبول--------------

اختتام:- آخری شعر---------

وما لھم عن حیاض الموت تھلیل الخ---------

نمبر شمارہ	32
ایکسیشن نمبر	32
نام مخطوط	ذخیرة الملوک
نام مصنف / مؤلف	میر سید علی ہمدانیؒ
موضوع / عنوان	تصوف، شریعت، طریقت، حقیقت و معرفت (حکام و سلاطین کے ظاہری و معنوی سلطنت کی تشریح)
تاریخ تصنیف / تالیف	آٹھویں صدی ہجری
تاریخ کتابت	1216 ہجری
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	---------
تعداد اوراق	=550=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

" ذخیرة الملوک" حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ کی تصنیف کردہ ہے۔ آپ کے والد گرامی سید شہاب الدین اور والدہ کا نام فاطمہ بتایا جاتا ہے۔ آپؒ کے والد عالم باعمل صوفی اور بزرگ تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سید شہاب الدینؒ سے حاصل کی۔ آپ صحیح قول کے مطابق 714 ھجری مُطابق 1314ء ایران کے ایک شہر ھمدان میں تولد ہوئے اور وفات 786ھ مطابق 1384ء تاجکستان کے ایک شہر ختلان میں ہوئی اور آپ کا مدفن وہاں ہی ہے۔ آپ نے خط کشمیر کی دو مرتبہ سیر کی اور باشندگانِ کشمیر کو راہ راست کی طرف گامزن کیا، اور باشندگانِ کشمیر کے لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ آپ نے کشمیریوں پر جو مہربانیاں کی ہیں وہ "اظہر من الشمس" ہے۔ آپ نے یہاں کے لوگوں کو شرک و بدعت، ظلمت و گمراہی سے نکال کر صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کی۔ آپ اپنے ساتھ تقریباً سات سو (700) سادات کشمیر لے کر آئے تھے۔ جن کی بدولت کشمیر کے چپے چپے پر اسلام کا نام روشن ہوا اور ساتھ ہی ساتھ وسط ایشیاء سے دستکاری، صنعت و حرفت اور ثقافت وغیرہ بھی آپ کی ہی مرہونِ منت ہیں۔ آپکو یہاں کے لوگ "شاہ ھمدانؒ" کے نام سے پکارتے ہیں۔ آپ نے تالیف و تصنیف میں بھی کارہائے نُمایا انجام دیا ہے۔ "چہل اسرار، منازل السالکین، اوراد فتیحہ، رسالہ نوریہ، رسالہ مکتوبات اور ذخیرہ الملوک آپ کی اعلیٰ پائے کی تصنیفات ہیں۔ زیر نظر کتاب ذخیرہ الملوک فارسی میں ہے۔ اور اس میں مصنف نے مختلف موضوعات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ چناچہ مصنفؒ نے دس 10 باب قلم بند کیے ہیں۔ مصنف نے بالترتیب ایمان اور اس کے شرائط، فرائض بندگی اور اللہ کی وحدانیت کا تذکرہ، مکارم اخلاق، حکام و سلاطین کو خلفاء راشدین کی پیروی، والدین، میاں بیوی اور غلاموں کے حقوق، ظاہری حکومت کے آداب، رعایا کے حقوق، معنوی حکومت کی تشریح، امر بالمعروف، نہی عن المنکر کا تذکرہ، شکر و صبر کی اہمیت، غرور، تکبر اور غضب کی مذمت اور اُن سے بچنے کے طریق کار کی وضاحت کی ہے۔ کتاب کافی بوسیدہ ہو چکی ہے، مرمت کی ضرورت ہے۔ کتاب میں فی صفحہ پندرہ سُطور اور 550 اوراق ہیں۔ عنواناّت لال روشنائی سے مزین ہیں۔

کتاب کا آغاز :- بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ حمد بسیار و ثنای شمار من حضرت ملکی ....

کتاب کا اختتام :- والسلام علیٰ من اتبع الھدی ،تمتُ الکتاب بعونِ الملک الوھاب...............

واللہ اعلم بالصواب

نمبر شمارہ	33
کیبنٹ نمبر	33
نام مخطوط	تفسیر بیضاوی
نام مصنف/مؤلف	ناصر الدین ابو الخیر عبدُاللہ بن عمر بن محمد البیضاوی،
موضوع/عنوان	تفسیر قُرآن
تاریخ/تالیف	تیرھویں صدی عیسوی کا نصف آخر
تاریخ کتابت	—————————
زبان/خط	عربی/نسخ
ضخامت/سائز	30cmx20cm
تعداد اوراق	=134=
قلمی/چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

"تفسیر بیضاوی" ناصر الدین ابو الخیر عبدُاللہ بنِ عمر بنِ محمد البیضادی کی تصنیف کردہ ہے۔ آپ تیرھویں صدی عیسویں کے اوائل میں تولد ہوئے۔ جب اس وقت حکومت () میں ابو بکر ابن سعد بطور جج 60-1226ء تعینات تھے آپ اعلیٰ پائے کے عالم دین اور مفسر تھے۔ آپ کی پیدائش فارس میں ہوئی اور 1286ء میں وفات ہوئی۔ آپ نے متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں، اور ہر میدان میں طبع آزمائی کی ہے۔ آپ کی مشہور کتاب "انوار التنزیل واسرار التاویل" تفسیر بیضادی، معروف و مشہور ہیں۔ آپ نے سیرت و تاریخ میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ آپ کی تفسیر عربی میں ہے۔ آپ سنی مسلم ہیں اور عقیدہ میں اشعری مسلک کے تابع ہے۔ اور شافعی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے قُرآن شریف کی تشریح و توضیح، عالمانہ، عارفانہ اور تقریباً تمام علوم تفسیر کو واضح کیا ہے۔ زیر نظر کتاب "بیضادی" کی حالت خستہ و خراب ہو چکی ہے۔ مرمت کی ضرورت ہے۔ اور یہ سورہ طٰہٰ آیت نمبرہ 112 سے سورہ فاطر آیات نمبر (3) تک موجود ہے۔ باقی شروع کے 15 پارے اور آخر کے تقریباً (8) پاروں سے زائد موجود نہیں ہے۔ کٹ چکے ہیں۔ صفحات 134 ہیں اور سطور فی صفحہ 21 ہیں۔ قُرآن کی آیات لال روشنائی سے رقم کی ہے۔ اور تفسیر کالی روشنائی سے۔

فقط:-

نمبر شمارہ	34
ایکسیشن نمبر	34
نام مخطوط	مقدمہ النہایہ
نام مصنف / مؤلف	الامام عزالدین ابی الحسن علی بن محمد ابن الاثیر
موضوع / عنوان	حدیث / مسائل
تاریخ / تالیف	تیرھویں صدی عیسویں کے اوائل میں
تاریخ کتابت	1280 ھجری
زبان / خط	عربک / نسخ
جسامت / سائز	25x16
تعداد اوراق	=534=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

مقدمہ نہایہ شہرہ آفاق عربک مورخ "الامام عزالدین ابی الحسن علی بن محمد ابن اثیر کے عربک کلام کا مجموعہ ہے۔ آپ "ابنِ اثیر" کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی ولادت 1160ء ترک میں اور وفات 1233ء عراق کے شہر بغداد کے موصل علاقہ میں ہوئی۔ آپ نے چھوٹی ہی عمر میں قُرآن، حدیث، فقہ، فلسفہ، منطق، ادب اور تاریخ میں کمال پیدا کر لیا آپ کے علم و فضل کی بہت شہرت ہوئی تو شام کی حکومت نے اُن کو بلایا اور کئی عرصہ تک شام میں تالیف و تصنیف کا کام انجام دیا پھر گردش زمانہ کی اُلٹ پھیر نے اُنہیں عراق کے شہر بغداد میں اپنا مسکن اور مستقر بنانے پر مجبور کر دیا اور اپنی زندگی کا باقی حصہ یہی گذارا اور یہی سپردِ خاک ہوئے۔ آپ نے تاریخ پر اعلیٰ پائے کا کام انجام دیا ہے۔ "الکامل فی التاریخ" کمپلیٹ ہسٹری" آپ کی معروف و مشہور کتاب ہے جس کا ترجمہ دُنیا کی زندہ زبانوں میں ہوا ہے۔ زیر نظر کتاب "مقدمہ نہایہ" احادیث رسول ﷺ کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ مُصنف نے حروف تہجی کے حساب سے احادیث کا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور قُرآن و سُنت کی روشنی میں تشریح کرتے گئے ہیں۔ (1) "الکامل فی التاریخ، (2) التاریخ الباھر فی الدولتہ الاتابکیتہ" (3) اسد الغابتہ فی معرفتہ الصحابتہ (4) اللباب فی تہذیب الانساب" آپکی مشہور تصانیف ہیں۔ کاتب نے مذکورہ کتاب کی کتابت میں لال سیاہی سے حدیث کی ابتدا کی ہے اور باقی کالی سیاہی سے لکھا ہے۔ دوران کتابت کاتب سے سہواً سبقتِ نظر کی وجہ سے کچھ الفاظ آگے پیچھے ہوئے تھے اُن کی وضاحت کاتب نے خود حاشیہ پر کیا ہے۔ مذکورہ کتاب "مقدمہ النہایہ" تیرھویں صدی عیسوی کے اوائل کی تصنیف ہے۔ اور کتابت 1280ھ ہے۔ سطور فی صفحہ 23، کاغذ کشمیری اور خط نسخ میں رقم ہے۔ اور کتاب کی حالت درست ہے۔

کتاب کا آغاز:- بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ، الحمد الله علی نعمہ بجمیع محامد ہ وا ثنی علیہ با لا یتہ فی بادی الامرو عا یدہ و اشکرہ علی و افر عطا یہ الخ

اختتام:- اذا انتم فرایم من سوادی لعل اللله یغفرلے بفضل و بلغنی الیٰ اقصیٰ مرادی الحمد الله رب العالمین ع ع ع

نمبر شمار	35
ایکسیشن نمبر	35
نام مخطوط	فتاوٰی قاضی خان
نام مصنف/مؤلف	الامام فخر الدین قاضی خان الحسن بن منصور بن محمد بن عبد العزیز الاوز جندی
موضوع/عنوان	فقہ، مسائل
تاریخ تالیف	13ویں صدی عیسوی
تاریخ کتابت	1302 ھجری
زبان/خط	عربک / نستعلیق
جسامت/سائز	34cmx25.70cm
تعداد اوراق	506
قلمی/چھاپی	چھاپی

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ کتاب "فتاوٰی قاضی خان" امام فخر الدین قاضی خان کی تحریر کردہ ہے۔ آپ کی پیدائش 592 ھجری مطابق 1196 عیسوی بمقام کردستان ایران میں ہوئی۔ آپ کا پورا نام نامی اسم گرامی یوں ہے "الامام فخر الدین قاضی خان الحسن بن منصور بن محمد بن عبد العزیز الاوز جندی" جو "قاضی خان" کے نام سے مشہور و مقبول ہے۔

آپ حنفی مسلک سے وابستہ تھے اور اپنی مذکورہ کتاب فقہ پر تصنیف کر ڈالی۔ آپ کا شمار مُتاخرین فُقہاء میں صفِ اول میں ہے۔

مذکورہ کتاب میں اسلامی قوانین و ضوابطہ جو زندگی کے ہر شعبہ میں دستور حیات اور لازم و ملزوم ہیں چاہیے وہ ایمانیات ہو، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات اور تہذیب و تمدن ہو اُن کو شرح و بسطہ سے تحریر کیا ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب طہارت سے شروع کی اور یکے بعد دیگرے پھر نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، میراث، بیع و شرا معاملات وغیرہ فقہ میں تصنیف کیا ہے۔ مصنف کا یہ طریقہ رہا ہے۔ کہ مسائل میں وہ حنفی الاصل ہے۔ مُتقدین فقہاء اور مُتاخرین فقہاء کے درمیان جن مسائل میں اختلاف پایا جاتا تھا اُن کو حدیث و قُرآن کی روشنی میں اولیٰ وغیر اولیٰ، افضل و غیر افضل بتا کر واضح کر کے ترجیح دی ہے۔ کتاب کی حالت درست ہے۔ جلد پھٹ گیا ہے، مرمت اور رَفو کرنے کی ضرورت ہے۔ مذکورہ کتاب ساتویں صدی ھجری کے نصف اول میں تصنیف کی ہے۔

فقط--------------

نمبر شمارہ	36
ایکسیشن نمبر	36
نام مخطوط	معزی زنجانی
نام مصنف / مئولف	امیر باباخاکی
موضوع / عنوان	علم الصرف
تاریخ / تالیف	1280 ھجری
تاریخ کتابت	1340 ھجری
زبان / خط	عربک / نستعلیق
جسامت / سائز	21cmx12cm
تعداد اوراق	=59=
قلمی / چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

کتاب ھذا "امیر باباخاکی" کی تالیف کردہ ہے۔ کتاب موضوع صرف ونحو میں تحریر ہے۔ مصنفؒ نے علم الصرف کے اوزان اورباب مفصل طریقے سے تحریر کیا ہے۔ علم صرف کے ابواب جو ذکر کیا ہے وہ مندرجہ ذیل یوں ہیں، فعل ماضی، فعل مضارع، امر، نہی، اسم آلہ، اسم تفضیل، اسم ظرف، معتل، مضاف، اجوف، مہموز، لفیف مفروق، مقرون، ثلاثی مجرد، رباعی مجرد، مزید فیہ، تعلیل اور ان سب کی گردان کا ذکر کیا ہے۔ کتاب حقیقت میں مطالعے کے لائق ہے۔ کتاب عربی میں تحریر ہے اور حاشیہ فارسی زبان میں رقم کیا ہے۔ کتاب کی حالت درست ہے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اور کتاب جو اسی موضوع نحو وصرف پر لکھی گئی ہے۔ پیوست ہے لیکن یہ کتاب چند اوراق پر مشتمل ہے البتہ شروع کے کچھ اوراق کٹ چکے ہیں۔ بحیثیت مجموعی کتاب درست ہے۔ اور یہ کتاب بھی عربی زبان میں تحریر ہے۔ کاتب ان چند اوراق کا وطکر شول ہے تاریخ کتابت 1340 ھجری، کاغذ کشمیری اور خطِ نسخ میں تحریر ہے۔ مصنفؒ نے اپنی کتاب جس موضوع پر تحریر کی ہے۔ اس کے بارے میں ایک شاعر نے فارسی میں یوں کہا ہے۔

نحو یاراں مغز باید چوں شاھاں

صرف یاراں مغز باید چوں سگاں

النحو فی الکلام کالمح فی الطعام

فقط

نمبر شمارہ	37
ایکسیشن نمبر	37
نام مخطوط	حصن حصین
نام مصنف/ مؤلف	محمد بن محمد بن محمد بن الجزری
موضوع/ عنوان	وظائف / دعاماثورہ حفاظت شر ور وفتن، آفات و مصائب وغیرہ
تاریخ تالیف	791 ھجری
تاریخ کتابت	1308 ھجری
زبان/ خط	عربک / نسخ
ضخامت/ سائز	18cmx10.8cm
تعداد اوراق	=150=
قلمی/ چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ کتاب "الحصن الحصین" محمد بن محمد الجزریؒ کی تحریر کردہ ہے۔ مذکورہ بالا کتاب دُعا، ذکر واذکار اور وظائف پر مشتمل ہے۔ مصنف نے کتاب کو چھ حزب پر منقسم کیا ہے۔ چھ دنوں پر مشتمل دعائے ماثورہ کی تخریج قرآن وحدیث کی روشنی میں ترتیب دیا ہے۔ یہ وظیفہ مجرد اور تمام مصائب و آلام کے لئے اکسیر ہے۔ مشائخ نے یہ وظیفہ پیر جمعرات اور یوم جمعہ کو معمول بہ بنایا ہے۔ مُصنف نے کتاب کے آغاز میں حمد وصلواۃ کے بعد اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ میں نے جب مذکورہ کتاب کو ترتیب دیا تو ایک دشمن میرے درپے ہوا میں نے اپنے آپ کو اس سے پوشیدہ رکھا اور اسی کتاب کے وظائف جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ اُن کا ورد کیا تو اللہ کے فضل وکرم سے میں اس کے شر سے محفوظ رہا اسی وجہ سے میں نے اس کتاب کا نام "حصن الحُصین" رکھا یعنی شر ور وفتن آفات و آلام سے حفاظت میں رکھنے والے "کلمات" مصنف نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ میرے خواب میں جمعرات کی رات آگئے میں اس کی بائیں طرف تھا اور مجھ سے کہا کہ "کیا چاہتے ہو" میں نے کہا میرے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا خیر کرو، حضور ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھالئے پھر دونوں کو اپنے چہرے پر مل دئے۔ پھر جب میں بیدار ہوا تو دشمن اتوار کے دن بھاگ گیا، مصنف نے مذکورہ کتاب کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے تاریخ بھی رقم کی ہے چناچہ لکھتے ہیں 22 ذی الحج 791 ھجری بروز اتوار بعد الظہر (بعد دوپہر)۔ میں اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوا۔ کتاب کا کاتب "عبدالصمد عفی عنہ" ہے۔ اور تاریخ کتابت 1308 ھجری ہے۔ کتاب کی حالت درست ہے۔ صفحات (150) ہیں۔ اور کاغذ کشمیری ہے۔

کتاب کا آغاز:۔ لا الہ الا اللہ عدۃ للقالہَ

اختتام:۔ حسبنا اللہ ونعم النصیر ہ

نمبر شمارہ	39
ایکسیشن نمبر	39
نام مخطوط	مدارج النبو
نام مصنف / مولف	شیخ عبدالحق محد
موضوع / عنوان	سیرت رسول
تاریخ / تالیف	سولہویں صدی عیسو
تاریخ کتابت	1274 ھ
زبان / خط	فارسی / نس
جسامت / سائز	mx18cm
تعداد اوراق	212=
قلمی / چھاپی	قلمی ن

نمبر شمارہ	38
ایکسیشن نمبر	38
نام مخطوط	منیتہ المصلی
نام مصنف / مولف	شیخ امام محمد بن محمد بن الرشید بن علی سدید الدین (الکاشغری)
موضوع / عنوان	فقہ / مسائل
تاریخ / تالیف	ساتویں صدی ھجری کے نصف آخر کی تصنیف
تاریخ کتابت	1284 ھجری
زبان / خط	عربک / نسخ
جسامت / سائز	20cmx11.8cm
تعداد اوراق	=104=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

"منیتہ المصلی" کا پورا نام "منیتہ المصلی وغنیتہ المبتدی" ہے۔ یہ فقہ حنفی کی متداول کتب میں سے ہے۔ مذکورہ کتاب "شیخ امام محمد بن محمد بن الرشید بن علی سدید الدین الکاشغری" متوفی سنتہ 705 ھجری کی تصنیف کردہ ہے۔ یہ کتاب ساتویں صدی کے نصف آخر کی تصنیف ہے۔ اس کی کئی شروحات بھی لکھی گئی ہیں اُن میں سے "صغیری" "کبیری" مشہور شرحیں ہیں۔ "امیر الحاج" نے بھی شرح لکھی۔ کبیری کا پورا نام "غنیتہ المستملی فی شرح منیتہ المصلی" المعروف "حلبی الکبیر" ہے۔ اُسے "الحلبی الکبیر" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے۔ اس شرح کو بعد میں مختصر کر کے لکھا گیا جس کا نام "صغیری " رکھا اُس کا پورا نام مختصر "غنیتہ المتملی شرح منیتہ المصلی" ہے۔ یہ دونوں کتابیں منیتہ المصلی کی شرح ہیں۔ مذکورہ دونوں کتابوں "صغیری"، کبیری" کا مولف "ابراہیم بن محمد بن ابراہیم "الحلبی متوفی 956 ھجری ہے۔ مذکورہ کتاب فقہ پر لکھی گئی ہے۔ مصنفؒ نے اپنے اسلاف کی روش اور طریق اپناتے ہوئے کتاب کا آغاز حمد و صلواۃ سے کیا ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان کلمہ، نماز، روزہ، زکواۃ، حج، معاملات، معاشرت، خرید و فروخت اور آپسی لین دین کے مسائل پر قُرآن و حدیث کی روشنی میں مسائل کا استخراج و استنباط کیا ہے۔ سب سے پہلے نماز کے مسائل کا ذکر کیا، کیونکہ نماز اسلام کے پانچوں ارکان میں اہم ہیں۔ اسلئے مصنف نے سب سے پہلے نماز کے شرائط کا ذکر کیا تو "کتاب الطہارۃ" سے کتاب کا آغاز کیا۔ کتاب کی حالت درست ہے اور کتاب عربک میں تحریر ہے۔ صفحات (104) کاغذ کشمیری اور خطِ نسخ میں رقم ہے۔

کتاب کا آغاز:۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ الحمد اللہ رب العالمین و العاقبتہ للمنتقین والصلواۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد انح

کتاب کا اختتام:۔ ولو قراء من الجنتہ و الناس بنصب الجیم لانفسد تمام شد نسخہ منیتہ المصلی و اللہ اعلم بالصواب۔

نمبر شمار	39
یکیشن نمبر	39
م مخطوط	مدارج النبوۃ
صنف/مولف	شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
وضوع/عنوان	سیرت رسول حدیث
ن تصنیف	سولہویں صدی عیسویں کا نصف آخر
ن کتابت	1274 ھجری
بان/خط	فارسی/نستعلیق
ائش/سائز	31.3cmx18cm
عداد اوراق	=212=
قلمی/چھاپی	قلمی نُسخہ

کیفیتِ مخطوط

مذکورہ کتاب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی لکھی ہوئی ہے۔ آپ کا اسم گرامی محمد عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ ترک دہلوی بخاری ہے۔ آپکے آباءواجداد اصل میں بخارا کے رہنے والے تھے جو دہلی میں آکر سکونت پذیر ہوئے اور آپ شہر دہلی میں سن 908 ھجری میں پیدا ہوئے اپنے زمانے کے فقیہ، محقق، محدث، مدقق، بقیۃ السلف، حجتہ الخلف، مؤرخ فخر مسلمانان برصغیر (پاک وہند) اور جامع علوم ظاہری وباطنی تھے۔ آپ ہی وہ شیخ الکامل ہیں جنھوں نے عرب سے علم حدیث لاکر اس ملک کو مالامال کیا اور نور مصطفوی ﷺ سے جہاں بھر کو منور فرمایا، اور اپنی تصنیفاتِ جلیلہ سے فن حدیث کو برصغیر ہندوپاک کے اطراف واکناف میں پھیلایا۔ زیر نظر کتاب مدارج النبوۃ میں مصنف نے حضور ﷺ کی سوانح حیات، غزوات سرایا، حیات الصحابۃ، حضور ﷺ سے قبل عرب کے حالات اور حضور ﷺ کے تولد کے مابعد جو واقعات حالات رونما ہوئے اُن تمام کو قلمبند کیا ہے۔ علاوہ ازیں صحابہؓ کے مناقب خلفاء راشدین کی مدت خلافت کا تذکرہ، حکایات، پند ونصائح، آیات قرآن کی تشریح اور احادیثِ رسول ﷺ کی وضاحت عرق ریزی اور جانفشانی سے ضبط تحریر میں لایا ہے۔

مصنف نے بہت ساری کتب تصنیف وتالیف کی ہیں۔ چند مشہور کتابیں حسبِ ذیل ہیں۔

1) لمعات التنقیح فی شرح شکواۃ المصابیح

2) اخبار الاخیار،

3) جذب القلوب الی دیار المحبوب

4) فتح المنان فی مناقب النعمان، شرح فتوح الغیب، جامع البرکات، شرح سفر السعادہ، وغیرہ۔

کاتب نے قرآن کی آیات، احادیث اور موضوع کو لال روشنائی سے مزین کیا ہے اور لکیر دراز کی ہے باقی کتاب کالی سیاہی سے رقم ہے۔ کتاب کی حالت درست ہے۔ سطور فی صفحہ 25، کاغذ کشمیری اور خط نستعلیق میں تحریر ہے۔

نمبر شمارہ	40
ایکسیشن نمبر	40
نام مخطوط	"حذا کتاب (مغاذ النبی)"
نام مصنف / مؤلف	
موضوع / عنوان	"سیرت، تاریخ"
تاریخ تصنیف / تالیف	12ویں صدی ہجری
تاریخ کتابت	1312 ہجری
زبان / خط	کشمیری / نستعلیق
ضخامت / سائز	21cmx12cm
تعداد اوراق	=25=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ
کاغذ	کشمیری

کیفیتِ مخطوط

زیر نظر کتاب "حذا کتاب (مغاذ النبی)" تاریخ اسلام اور سیرت رسول ﷺ پر لکھی گئی ہے۔ تلاش بسیار کے باوجود مصنف کے نام نامی کا پتہ نہ چل سکا، کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ کتاب شیخ یعقوب صرفی کی مایہ ناز کتاب "مغاذ النبی ﷺ (جو فارسی نظم میں تحریر ہے) کے منہج پر بزبان کشمیری نظم میں سپرد قرطاس کیا ہے۔ کتاب حذا اللہ کی حمد وثناء اور نبی اکرم ﷺ کی نعت ومنقبت سے شروع کیا ہے، پھر حضور ﷺ کی ولادت، شیر خوارگی، بچپن، نوجوانی اور عمر کے آخر حصہ تک جو حالات وواقعات رونما ہوئے ان کا تذکرہ کیا ہے، معراج کا واقعہ، ہجرت حبشہ، ہجرت مدینہ، غزوات وسرایا اور جنگی معرکے جو وقتاً فوقتاً رونما ہوئے۔ ان کا تذکرہ کیا ہے۔ کتاب حذا کی حالت درست ہے۔ کالی سیاہی سے لکھی گئی ہے۔ کتاب کے موضوعات کو لال روشنائی سے مزین کیا ہے اور اشعار کے اوپر کچھ الفاظ کو لال روشنائی سے لکیر دراز کیا ہے۔ کتابت 1312 ھجری ، کاغذ کشمیری اور خط نستعلیق میں رقم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب کا آغاز:-

خدایا خدائی سزاوار ژی۔
ژہ مولیٰ خلائق پرستار ژی۔

کتاب کا اختتام:-

بحق محمد بصحب عدیل
بدہ وسعت رزق وعمر طویل

41

41

یوسف نامہ"

مولانا جامیؔ

"داستان یوسف زلیخا"

15ویں صدی عیسوی

1307 ہجری

فارسی/نستعلیق
25cmx13cm

=90=
قلمی نسخہ

کشمیری

کیفیت مخطوطہ

مذکورہ کتاب "یوسف زلیخا" عبدالرحمن جامیؔ کی تصنیف کردہ ہے۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی "ابوالبرکات عبدالرحمن بن احمد بن محمد جامیؔ" ہے۔ آپ کی ولادت 1414 عیسوی خراسان کی ولایت "جام" کے ایک قصبہ میں ہوئی۔ اسی وجہ سے آپ کو جامی کہا جاتا ہے۔ آپ نے ہر فن میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی پھر ہرات کے مدرسہ نظامیہ میں مولانا جنید کے حلقہ درس میں شامل ہو گئے اور ان سے استفادہ کیا۔ سمرقند میں میر سید شریف جرجانی، سعد الدین تفتازانی اور مولانا شہاب الدین سے بھی استفادہ کیا۔ علوم ظاہر کی تکمیل سے فارغ ہو کر تحصیل علوم باطنی کے لئے سمرقند سے خراسان تشریف لائے اور یہاں خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی اور شیخ سعد الدین کاشغری سے بھی استفادہ کیا۔ رفتہ رفتہ "ملا جامی اپنی ریاضات وعبادات اور صفائی باطن کی وجہ سے نہایت سرعت کے ساتھ حقیقت، معرفت کے معنوی مقامات اور باطنی مدارج میں ترقی کرتے چلے گئے، یہاں تک کہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی نے آپ کو خلافت سے نوازا اور آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مرشد کامل شمار ہونے لگے جس طرح آپ علوم ظاہر میں یگانۂ روزگار اور علامۃ الدھر تھے۔ اسی طرح طریقت مین بھی ولی کامل اور شیخ طریقت تھے۔ آپ کثیر التصانیف شخصیت تھے۔ آپ نے نہایت مختصر اور قلیل عرصہ میں بے شمار کتب تصانیف کیں۔ آپکی چند مشہور کتابیں یہ ہیں۔ "شرح جامیؔ"، "شرح احادیث اربعین"، "مناسک حج"، "الطریقۃ النقشبندیہ"، "شرح مفتاح الغیب"، "شرح فصوص الحکم"۔ "حاشیہ مفتاح" اور "الصرف المنظوم" خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ زیر نظر کتاب "یوسف نامہ" ملا جامی نے یوسف اور زلیخا کا مفصل قصہ نظم کی صورت میں تحریر کیا ہے۔ قرآن کی آیات اور احادیث رسول ﷺ کا حوالہ بھی اپنے اشعار میں قلمبند کیا ہے۔ یوسفؑ کے گیارہ بھائی، والد اور زلیخا کا تذکرہ شاہ مصر، عزیز مصر" کا تذکرہ کیا ہے۔ حضرت یوسفؑ کو اندھیرے کنویں میں ڈالنے سے لے کر مصر میں تخت نشین ہونے تک کا پورا واقعہ قصہ کی صورت میں تحریر کیا ہے۔

کتاب کی حالت درست ہے البتہ آغاز کے چند اوراق کٹ چکے ہیں۔ کاتب نے موضوعات کو لال سیاہی سے مزین کیا ہے اور باقی کتاب کالی سیاہی سے لکھا ہے۔ اشعار فی صفحہ 18، کاغذ کشمیری اور خط نستعلیق میں رقم ہے۔

کتاب کا آغاز ---------- ز خاک مصر آن قحط جہاں گرد
جو سر بر زوبر آوردواز جہاں گرد

کتاب کا اختتام ---------- بیا ساقی کہ کم را ساز جامیؔ"
بدہ جامیؔ چو سہ پرواز تمامی

نمبر شمارہ	42
ایکسیشن نمبر	42
نام مخطوط	"گلریز"
نام مصنف / مئولف	مقبول شاہ کرالواری
موضوع / عنوان	کشمیری شاعری، ادب، موسیقی
تاریخ تصنیف / تالیف	19 صدی عیسوی کا نصف
تاریخ کتابت	1957 عیسوی
زبان / خط	کشمیری / نستعلیق
جسامت / سائز	24x14cm
تعداد اوراق	=86=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

"گلریز" پیر مقبول شاہ کرالہ واری کے کشمیری کلام کا مجموعہ ہے۔ آپ کی پیدائش 1820 عیسوی اور وفات 1876 عیسوی میں ہوئی۔ آپ 19 ویں صدی عیسوی کے مایہ ناز ادیب وشاعر مانے جاتے تھے۔ آپ نے فارسی مین بھی اپنا کلام لوگوں تک پہنچایا اور کشمیری میں بھی بہت سی کتابیں لکھ ڈالی چنانچہ "کلیاتِ مقبول" جو آپ کا کلام بکھرا پڑا تھا اس کو کلچر اکیڈمی آف آرٹ سرینگر کے ناظم اعلیٰ جناب محمد یوسف ٹینگ نے ترتیب دے کر 1968 عیسوی میں شائع کیا۔ آپ کا کشمیری کلام لوگوں میں زبان زد ہے جس کی جیتی جاگتی مثال آپ کی کتاب "گلریز" ہے۔ جو نظم میں تحریر ہے۔ اور جو کشمیری تہذیب وتمدن، ثقافت، معاشرت، بود وباش اور عادات واطوار کی عکاسی کرتی ہے۔ لوگوں نے آپ کے کلام کو بطور موسیقی گایا۔ آپ کا کلام سن کر سامعین پر وجد طاری ہوتا ہے۔ اور ماضی کی یادوں سے سبق لے کر مستقبل کی تیاری میں مست ومگن ہو جاتے ہیں۔ آپ کے کلام کو مشہور "گویہ "راج بیگم نے "وسی گلن آدی بہار" گایا ہے اور لوگوں میں یہ گانا زبان زد ہے۔ بہر حال مقبول صاحب شعر وسخن میں موزون طبیعت رکھتے تھے۔ آپ نے فارسی اور کشمیری دونوں زبانوں میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ کتاب کی حالت درست اور کتاب 1975 عیسوی میں لکھی گئی ہے۔ اور کتاب میں چھیاسی صفحات ہیں۔ کتاب نظم میں تحریر اور کاغذ کشمیری ہے۔

کتاب کا آغاز:- الٰہی چہرہ امید بکشای
دری از حکمت جاوید بنمای ــــــ

کتاب کا اختتام:- مناجاتس قبولیت بخشتم
دلس اخلاص جمعیت بخشتم ــــــ

شمارہ	43
ایکسیشن نمبر	43
نام مخطوط	"انیس الواعظین"
نام مصنف / مؤلف	-
موضوع / عنوان	اسلامیات تقاریر پند و نصائح۔
تاریخ تصنیف / تالیف	-
تاریخ کتابت	-
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	25x15.5cm
تعداد اوراق	=296=
قلمی / چھاپی	چھاپی

کیفیتِ مخطوط

کتاب "انیس الواعظین" فارسی میں تحریر ہے۔ مصنف کا نام نامی اس میں درج نہیں ہے۔ تلاش بسیار کے بعد ملا عبدالکریم خراسانی "ملقب بہ سُلطانُ الواعظین" کا نام نامی آتا ہے۔ جنہوں نے انیس الواعظین" کے بکھرے پڑے خطبات، پند و نصائح، نصیحت و موعظت اور تقاریر کے مجموعے کو پھر سے منبر و محراب سے اُجاگر کیا اور عوام و خواص اس سے فیض یاب ہوتے رہے۔ زیرِ نظر کتاب "اُنیس الواعظین" چالیس مجالس میں ترتیب شدہ ہے۔ اس میں مذہبی، دینی، سیاسی، سماجی، معاشرتی، تمدنی اور اعتقادی وغیرہ مضامین، قرآن و سنت سے مستنبط ہیں۔ مصنف نے ہر مجلس کے اختتام پر قرآن کی آیت کو بطور سند کے لایا ہے۔ زیر نظر کتاب اسلام کے بنیادی ارکان، کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، معاملات، معاشرت وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں معراج، شب قدر، شب برات، عاشورا، فضیلت جمعہ، نکاح وغیرہ مضامین پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ کتاب ھذا پاکستان لاہور کے فقیر اللہ و عبدالقادر و عبدالعزیز نے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اور فقیر اللہ کے کچھ اشعار کتاب کے آخر میں مندرج ہیں۔ کتاب درست حالت میں ہے۔

کتاب کا آغاز:- الحمد اللہ الحنان

المنان ذی الفضل والاحسان-------

کتاب کا اختتام: وصلی اللہ تعالٰی علی محمد والہ واصحابہ واتباعہ وذریاتہ اجمعین

نمبر شمارہ	44
ایکسیشن نمبر	44
نام مخطوط	"الٰہی نامہ"
نام مصنف / مؤلف	ابو حامد بنِ ابو بکر، ،المعروف فرید الدین عطار"
موضوع / عنوان	اسلامیات پند و نصائح، قصص اولیاء و انبیاء وغیرہ۔
تاریخ تصنیف / تالیف	12ویں صدی عیسوی کے نصف آخر
تاریخ کتابت	—
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	19.2x13.2cm
تعداد اوراق	=326=
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

--- الٰہی نامہ "فرید الدین عطارؒ" کے منظوم فارسی کلام کا مجموعہ ہے۔ آپ کا پورا نام "ابو حامد بنِ ابو بکر، ابراہیم" جبکہ فرید الدین عطار کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی پیدائش 1145 عیسوی نیشاپور ایران میں ہوئی۔ آپ کے والد نے آپ کا نام "نور محمد" رکھا، فرید الدین لقب اور ابو حامد کنیت ہے۔ عطار سے معروف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا آبائی پیشہ یہی تھا، آپ کا شمار اُن ممتاز و نامور علمائے روزگار میں ہے۔ جنکی شہرت چار دانگ عالم میں پھیلی اور جن کے مواعظ و نصیحتوں سے نہ صرف مشرقی اقوام نے استفادہ کیا، بلکہ اہل مغرب بھی مستفیض ہوئے۔ وہ ایسی حیاتِ جاوید کے مالک ہیں کہ اُن کی شہرت مرورِ ایام کے ساتھ دن دوگنی رات چوگنی ہو جاتی ہے۔ اُن کے یہاں ادب کی اعلیٰ درجہ کی چاشنی بھی ہے، اُنچے درجہ کا تصوف بھی اور اخلاق و جواہر پارے بھی، ان اوصاف عالیہ کو شیخ نے اپنے اشعار میں اس طرح سمویا کہ اہل معرفت اور صاحب بصیرت حضرات اُن سے تسکین روح و قلب کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ شیخ کی خصوصیات میں یہ خصوصیت نمایاں اور ممتاز ہے، کہ زندگی کے ہر موڑ پر تالیفات و تصانیف سے غافل نہیں ہوتے نتیجتاً بہت سی نادر روزگار کتابیں 1) اسرار نامہ 2) الٰہی نامہ 3) مصیبت نامہ 4) بُلبل نامہ، مختار نامہ، شاہنامہ، وصیت نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، جواہر الذات، منطق الطیر اور پند نامہ بطور علمی یادگار چھوڑ گئے۔ مذکورہ بالا کتاب الٰہی نامہ کا آغاز حمد و صلواۃ کے بعد خلفائے اربعہ کے حالات و منقبت کا تذکرہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں اولیاء کرام کا کچھ تذکرہ اور بادشاہوں کے حالات قلم بند کئے ہیں، کتاب کا تقریباً نصف حصہ حضرت یوسفؑ اور یعقوبؑ اور اُن کے 12 بیٹوں شہر کنان مدین اور مصر کے بارے میں تحریر کیا ہے۔ کتاب کی حالت قدرے بہتر ہے۔ کنارے کرم خوردہ ہے بحیثیتِ مجموعی مطالعے کے لائق ہے۔

آغاز:- بنام انکہ ملکش بی زوال است الخ

اختتام:- رزادار یابی ہمہ داوری----

نمبر شمارہ	45
ایکسیشن نمبر	45
نام مخطوط	1) عجب ملک، 2) معاذی النبی ﷺ 3) جنگ زیتون (ایک جلد میں)
نام مصنف / مولف	مقبول شاہ کرالہ واری، میر غلام محی الدین، مسکین میر غلام محی الدین،
موضوع / عنوان	اسلامیات، داستان عجب ملک، 2) اسلامی تاریخ و غزوات سرایہ وغیرہ،
تاریخ تصنیف / تالیف	1300 / ھجری 1329
تاریخ کتابت	-
زبان / خط	کشمیری / نستعلیق
جسامت / سائز	-
تعداد اوراق	32،103،130
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ

کیفیتِ مخطوط

1) زیر نظر کتب "عجب ملک "، "معاذالنبی ﷺ اور جنگ زیتون کشمیری زبان میں رقم ہیں اور ایک ہی جلد میں پیوست ہیں۔ مذکورہ بالا کتب کی بالترتیب تشریح و توضیح مندرجہ ذیل یوں ہے۔ عجب ملک، مقبول شاہ کرالہ واری کا کشمیری منظوم ادب کا شہ پارہ ہے۔ مولف نے کتاب کا آغاز حمد سے کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف خلفاء اربعہ کا تذکرہ حمد، نعت و منقبت درمیان میں چند ایک احادیث کی تشریح پھر ایک بادشاہ کی داستان عشقیہ بیان کرتے چلے گئے ہیں اور آخر تک کتاب اسی کے گرد گھومتی ہے کیونکہ داستان بڑی عجیب ہے اس لئے عجب ملک اس کا نام رکھا، اور یہ کشمیری منظوم میں تحریر ہے، اس کتاب میں عشق حقیقی اور عشق مجازی کے پرکھنے کا معیار ہے اور یہ مولف کا کشمیری زبان کا ادبی شہکار ہے۔ شروع کتاب کے چند ایک اوراق فارسی اور عربی میں تحریر ہے، کتاب ک حالت خستہ ہو چکی ہے اور تعداد اوراق بتیس (32) ہیں۔

2) زیر نظر کتب "معاذی النبی ﷺ سر حلقۂ شاعران (نامی) کشمیری اور چند کاتبان میر غلام محی الدین اور احسن اللہ صاحب کی تحریر کردہ ہے۔ کتاب ھذا کشمیری منظوم کلام کا مجموعہ ہے۔ کتاب کا آغاز حمد و صلواۃ سے ہے پھر نبی اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف، قصہ معراج، جنگ بدر، جنگ احد، خندق، خیبر، تبوک اور چھوٹے بڑے غزوات و سرایہ کا تذکرہ کیا ہے، درمیان میں چند ایک اولیاء کرام کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔
شیخ حمزہؒ، شیخ عبد القادر جیلانیؒ نور الدین نورانیؒ، داؤد خاکیؒ، صرفی وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے۔ مولف کا یہ منظوم کشمیری شہ پارہ تاریخ اسلامی کے حوالہ سے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کتاب کافی بوسیدہ ہو چکی ہے تاریخ تالیف 1329 ھجری اور صفحات =103= ہیں بحیثیت مجموعی مطالعے کے لائق ہے۔

3) جنگ زیتون:- زیر نظر کتاب "مسکین میر محی الدین" کی منظوم کشمیری زبان میں تحریر کردہ ہے، کتاب کے شروع میں چند اوراق کٹ چکے ہیں۔ کتاب ھذا میں حمد و صلواۃ کے بعد صحابہ کے مناقب، محاسن کا تذکرہ شد و مد سے کیا ہے۔ جنگ زیتون، جنگ خیبر، احد، خندق اور حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے درمیان اجتہادی معرکہ آرائی کا تذکرہ کیا ہے عالم اسلام اور کفر کے مابین جو غزوات و سرایہ مختلف جگہوں اور مختلف اوقات میں رونما ہوئے اُن کا غیر جانبدارانہ تذکرہ کیا ہے۔ کتاب ھذا منظوم کشمیری زبان میں تحریر ہے۔ مسکین میر غلام محی الدین نے تقریباً ہر فن میں طبع آزمائی کی ہے۔ بطور خاص فارسی اور کشمیری میں آپ نے بہت ساری کتب رقم کیں۔ زیر نظر کتاب "جنگ زیتون" منظوم کشمیری ادبی شہ پارہ تاریخ کے حوالے سے بیش بہا اور انمول خزانہ ہے، کتاب بوسیدہ ہو چکی ہے مرمت کی ضرورت ہے اور بحیثیت مجموعی مطالعے کے لائق ہے۔

واللہ اعلم

نمبر شمارہ	46
ایکسیشن نمبر	46
نام مخطوط	1. دیوانِ غنی، 2. مینابازار، 3. توقیعات کسرویہ (خسرویہ)، 4. انشای بہار عجم (ہمہ کتب بیک جلد ملحق بود)
نام مصنف / مؤلف	ملا محمد طاہر تخلص "غنی" 2...، 3...، 4. سید امانت علی
موضوع / عنوان	1. شعر و شاعری، 2. مختلف انواع جواہرات، یاقوت زمرد و گلفروش بازار، 3. فرمانِ شاہی، شاہی حکم۔ 4. خطوط، مکتوبات مراسلہ وغیرہ
تاریخ تصنیف / تالیف	1) 17 ویں صدی عیسوی کا نصف ثانی 2) 1883 عیسوی / 1300 ھجری 3) 1874 عیسوی 4) 1877 عیسوی / 1293 ھجری

کیفیتِ مخطوط

1- "دیوانِ غنی" غنی کشمیری کے فارسی کلام کا مجموعہ ہے۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی "ملا محمد طاہر" اور تخلص "غنی" ہے۔ آپ کی پیدائش سرینگر کے شہر خاص بمقام "راجوری کدل" 1630 عیسوی میں ہوئی اور وہی پروان چڑھے اور وفات 1669 عیسوی میں ہوئی۔ غنی صاحب شعر و سخن میں موزون طبیعت رکھتے تھے فارسی زبان میں آپ کا کلام اعلیٰ پائے کا ہے۔ ہندوستان کے متاخرین فارسی شعراء میں غنی کشمیری کو غیر معمولی شہرت حاصل ہے۔ یہ شہرت کسی خاص خطے یا طبقے تک محدود نہیں رہی ہے۔ بلکہ ہر دور میں غنی کے جاننے اور ماننے والے کشمیر سے لے کر ایران، افغانستان اور وسط ایشاء کے اُن تمام ممالک میں جہاں فارسی کا چلن تھا غنی کا نام پہنچ چکا تھا، اور خراج تحسین حاصل کر چکا تھا۔ غنی کو اپنے زمانہ حیات ہی میں ایک ہمہ گیر شہرت حاصل ہو گئی تھی چنانچہ "غنی" نے اپنے اشعار میں جابجا اس بات کی طرف اشارے بھی کئے ہیں۔

اشعار آبدارم تاشد محیط عالم

اندافتند در آب یاران سفینہ ہارا

غنی چرا صلہ شعراز کسے گیرد

ہمیں بس است کہ شعرش گرفتہ عالم را

افغانستان، ایران اور وسط ایشاء ان ملکوں میں اہل کشمیر تجارت و تعلیم کے سلسلے میں آتے جاتے رہتے تھے۔ انہیں کی وساطت سے غنی کا کلام دور ونزدیک پہنچتا رہا، چناچہ "غنی" نے اپنے اشعار ایران تک پہنچنے کا ذکر ایک شعر میں اس طرح کیا ہے۔ بایران سخن ہاوان می رود- چہ ایران سخن در جہاں می رود- اہل ایران نے جن چند ہندوستانی فارسی گو شعراء کے تذکرے کئے ہیں اُن میں "غنی" کشمیری کا بھی نام ہے۔ "غنی" کشمیری کے کلام کی خصوصیات اور شہرت سے مُتاثر ہو کر اربابِ ذوق نے اُن کا کلام بیاضوں میں نقل کرنا شروع کر دیا تھا۔ "غنی" کا منتخب کلام بیاضوں میں درج کرنے والوں کی فہرست میں "مرزا علی صایب" جیسا صاحب نظر بھی شامل تھا۔ بعض تاریخی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان سے واپسی کے بعد "صائب "برابر کلام "غنی" کی تلاش میں رہتا تھا جب بھی کوئی ہندوستان سے ایران جاتا تو صائب اس سے یہ سوال ضرور کرتا، "کہ میرے لئے ہندوستان سے کیا تحفہ لائے ہو" اور تحفہ سے اس کی مراد ہمیشہ کلام "غنی" ہوتا تھا۔ میر حسن سنبھلی نے تو یہاں تک لکھدیا کہ "صائب نے "غنی" کے ایک شعر کا مطلب دریافت کرنے کی غرض سے ایران سے کشمیر تک کا سفر کیا تھا وہ شعر یہ تھا۔

موی میان توشدہ کرالہ پن

کردجداکائہ سرہازتن

ملاقات ہونے پر صایب نے "غنی" سے یہی سوال کیا کہ کیا "کرالہ پن" کوئی ایسا رشتہ ہے جس سے کاسہ کو چاک سے جدا کر لیتے ہیں۔ "غنی" نے جواب دیا کہ "ہاں" ایسا ہی ہے۔ زیر نظر کتاب دیوانِ غنی مطبع نولکشور بمقام کانپور بماہ جون 1882 عیسوی مطابق ماہ شعبان المعظم 1299 ھجری طبع ہوئی ہے۔ کتاب درست حالت میں ہے صفحات "ایک سو تینتالیس"

تاریخ کتابت	-------
زبان / خط	فارسی / نستعل
جسامت / سائز	.5x16cm
تعداد اوراق	-321-
قلمی / چھاپی	(چھاپی)

تاریخ کتابت	----------	(143) ہیں۔ **2-مینا بازار:-** یہ بازار دراصل زنانہ بازار کے نام سے مشہور تھا۔ اس بازار میں زمانہ جاہلیت کے طرز پر "میلہ عکاظ" "ذوالمجاز" اور "ذوالمجنہ" مکہ مکرم کے مقام پر جو فحاشی، عریانیت، شعر و شاعری، دروغ گوئی، الحاد و لادینیت، قبائلی شان و شوکت کا جو میلہ لگتا تھا اسی کے طرز پر مینا بازار میں عورتیں سج سنور کر بازاروں میں گشت لگاتی خود بھی مردوں کی طرف مائل ہوتی اور ان کو اپنی طرف مائل کرتی یہ بدعت سلطنت تیموریہ کے اواخر میں معرض وجود میں آئی، اس بازار میں پھر رفتہ رفتہ مختلف اقسام کی چیزیں بکنے لگی جیسے جواہرات، یاقوت، زمرد گھڑروش، میوہ فروش اور دکان حلوائی وغیرہ۔ زیر نظر کتاب مطبع نولکشور بمقام کانپور 1883ء میں طبع ہوئی ہے، کتاب فارسی میں ہے اور صفحات (44) ہیں۔ **3-توقیعات کسرویہ (خسرویہ):-** اس کتاب میں شاہی فرامین کا ایک مجموعہ ہے۔ بادشاہوں کے پاس جب کوئی سائل آتا تھا تو وہ ان کے وزیروں سے اپنی روداد سناتا پھر بادشاہ ان کے مسائل پر غور و فکر کر کے فرمان جاری کرتا اور اپنی شاہی مہر اور دستخط ثبت کرتا اسی کو توقیع کہتے ہیں۔ کیونکہ زیر نظر کتاب میں مختلف بادشاہوں مثلاً نوشیروان عادل بادشاہ، ہمایوں اور فریدون وغیرہ کے فرامین جمع کئے گئے ہیں، اسی لئے کتاب کا نام توقیعات خسرویہ یعنی کسرویہ رکھ دیا۔ مصنف کا نام نامی معلوم نہیں البتہ یہ کتاب مطبع نولکشور 1874ء میں طبع ہوئی ہے۔ کتاب فارسی میں ہے اور صفحات (102) ہیں۔ **4-انشای بہار عجم:-** یہ کتاب سید امانت علی کی تحریر کردہ ہے، اس میں پند و نصائح، معاملات، معاشرت، فقہ و اصول فقہ وغیرہ مسائل کا جواب دیا گیا ہے۔ اصل میں لوگوں کو عربیت سے ناواقفیت تھی۔ مصنف کہتے ہیں کہ لوگ مسائل مفتی امر اللہ خان کانپوری یوپی) سے پوچھتے تو وہ جواب دیتے تھے۔ کچھ عبارت عربی ہوتی تھی، بعد میں چند احباب نے اصرار کیا کہ اگر ان رقعات کا فارسی میں ترجمہ کیا جائے تو لوگوں کو فائدہ ہوگا اور عمل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آجائے، اسی کے پیش نظر سید امانت علی نے فارسی میں ترجمہ کر کے اس کا نام (بہاری عجم) رکھا۔ کتاب فارسی زبان میں ہے اور صفحات بتیس (32) ہیں۔ یہ کتاب مطبع نولکشور 1877ء میں طبع ہوئی ہے۔
زبان/خط	فارسی/نستعلیق	
جسامت/سائز	25.5x16cm	
تعداد اوراق	-321-	
قلمی/چھاپی	(چھاپی)	

نمبر شمارہ	47
ایکسیشن نمبر	47
نام مخطوط	نور الانوار فی شرح المنار
نام مصنف / مؤلف	احمد بن ابو سعید المعروف "ملاجیون"
موضوع / عنوان	فقہ، اصول فقہ
تاریخ تصنیف / تالیف	1105 ھجری
تاریخ کتابت	1286 ھجری
زبان / خط	عربی / نسخ
جسامت / سائز	21.4x13.2
تعداد اوراق	297
قلمی / چھاپی	قلمی

کیفیتِ مخطوط

نور الانوار شرح منار کے مؤلف کا نام شیخ احمد بن ابو سعید ہے مگر عام لوگ آپ کوِ "شیخ جیون" یا ملاجیون" کے لقب سے جانتے ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے۔ آپکے اسلاف کا اصل وطن مکہ مکرمہ ہے۔ پھر آپ کا خاندان ہندوستان میں آکر مضافات لکھنو میں ضلع رائے بریلی کے قصبہ امیٹھی میں آباد ہو گیا۔ یہیں 1047ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ انتہائی کم عمری میں آپ نے کلام پاک حفظ کر لیا تھا۔ اس کے بعد آپ دوسرے علوم و فنون کی تحصیل کیلئے اطراف واکناف کے مختلف شہروں میں گئے بالآخر علاقہ فتح پور کے مقام "کورہ" میں " ملا لطف اللہ کوروی" سے آپ نے سند فراغت حاصل کی۔ یہ اس مبارک زمانہ کی بات ہے جب چاروں طرف سلطان عالمگیر کی علم دوستی اور علماء پروری کا ڈنکا بج رہا تھا۔ قدر دانی کی اس کشش نے آخر ملاجیون کو بھی سلطانی دربار میں کھینچ لیا، کمالات ظاہری وباطنی سے متاثر ہو کر عالمگیر نے آپ کی بڑی تعظیم کی اور آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ "ملاجیون" کا حافظہ نہایت قوی تھا، کتب درسیہ کی عبارتیں صفحات کے صفحات نوک زبان تھے، لمبے لمبے قصیدے ایک دفعہ سُن کر یاد کر لیتے تھے 58 سال کی عمر میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اسی سفر میں مدینہ منورہ کے قیام کے دوران کل دوماہ سات روز کے اندر مذکورہ کتاب "نور الانوار فی شرح المنار" جیسی اہم اور فنی کتاب مکمل تصنیف کی اس کے علاوہ بھی آپ کی متعدد تصنیفات ہیں۔ جن میں سے "التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیہ" زیادہ مشہور ہے اور اہل علم کی نظر میں بہت مقبول ہے۔ 1130ھ میں دارالسلطنت دہلی میں آپ نے وفات پائی اور اپنے آبائی وطن امیٹھی میں مدفون ہوئے۔ عہدی عالمگیر کا یہ نابغہ روزگار (المنار) (جو ابو البرکات نسفی حنفی) کی شرح کیلئے قلم اُٹھاتا ہے تو بغیر مراجعت کتب ایسی فاضلانہ شرح قلم سے تیار ہوئی جسے درس نظامیہ میں ممتاز حیثیت اور اصول فقہ کی بنیادی کتاب شمار کیا گیا۔ کتاب کی حالت خستہ اور کرم خوردہ ہے۔ درست کرنے کی ضرورت ہے۔ کتاب عربی زبان میں مرقوم ہے۔ صفحات 297 اور سطور فی صفحہ (16) اور کاغذ کشمیری ہے۔

نمبر شمارہ
ایکسیشن نمبر
نام مخطوط
نام مصنف / مؤلف
موضوع / عنوان
تاریخ تصنیف / تالیف
تاریخ کتابت
زبان / خط
جسامت / سائز
تعداد اوراق
قلمی / چھاپی

نمبر شمارہ	48
ایکسیشن نمبر	48
نام مخطوط	دیوانِ محی
نام مصنف / مؤلف	شیخ عبد القادر جیلانیؒ
موضوع / عنوان	شعر وشاعری
تاریخ تصنیف / تالیف	12 ویں صدی عیسوی کا نصف اول
تاریخ کتابت	-
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
جسامت / سائز	23.5x15
تعداد اوراق	=22=
قلمی / چھاپی	قلمی

کیفیتِ مخطوط

"دیوانِ محی" شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے منظوم فارسی شعری کلام کا مجموعہ ہے۔ آپ کا نام عبد القادر کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین تھا۔ آپ کی ولادت باسعادت 17 مارچ 1078ء مطابق یکم رمضان المبارک 470ھ میں بمقام گیلان ہوئی جو نواح طبرستان میں مشہور مقام ہے۔ اور وفات 21 فروری 1166ء مطابق (11) ربیع الثانی 561ھ بغداد میں ہوئی۔

حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانیؒ ان جلیل القدر اولیاء امت میں شمار ہوتے ہیں جن پر نہ صرف دنیائے اسلام کو بلکہ عالم انسانیت کو فخر ہے۔ بیشار گمراہوں نے آپکی ذات بابرکات سے ھدایت پائی۔ حق وصداقت کے بلند اصولوں کو اتنا اپنایا کہ آپ کی ذات عوام وخواص سب کے لئے نمونہ عمل بن گئی۔ اور آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں آپ کا نام عزت سے لیا جاتا ہے۔ دنیائے اسلام کا بچہ بچہ آپ کے نام سے واقف ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی قرآنِ پاک بھی حفظ کیا اور مروجہ دینی علوم کی تحصیل میں بڑے ذوق وشوق سے مصروف ہوئے، اٹھارہ سال کی عمر میں علوم کی تکمیل کے لئے بغداد کا قصد کیا جو اس دور میں اسلامی علوم کا سب سے بڑا مرکز ہونے کے علاوہ دُنیا میں علم وفنون کا عظیم الشان گہوارہ تھا۔ آپ کا نسب دس واسطوں سے سیدنا حضرت حُسینؓ سے ملتا ہے۔ اس طرح آپ نے 90 سال کی طویل عمر پائی جو پوری کی پوری عبادت، مجاہدہ، علم کی تحصیل، نشر واشاعت، دین کے فروغ اور اُمت کے احوال کی اصلاح میں گذار دی۔ مذکورہ دیوان چند غزلوں پر مشتمل ہے۔ اور بیشتر حصہ دیوان کا کٹ چکا ہے۔ دیوان میں پند ونصائح حکمت وموعظت، مکارم اخلاق، جنت وجہنم کا تذکرہ معراج کا واقعہ وغیرہ مذکور ہے۔ کیونکہ آپ کی ذات بابرکت میں صوفیت کا رنگ نمایا تھا اس لئے آپ کے کلام میں بھی صوفیت کی جھلک موجود ہے۔ آپ کی ذات بابرکات سے کشف وکرامات کا وقتاً فوقتاً ظہور ہوا ہے۔ جو لوگوں میں اظہر من الشمس ہے۔ آپ نے مختلف علوم وفنون میں طبع آزمائی کی ہے۔ فقہ، اصول فقہ، شریعت، طریقت، سلوک، ریاضت، مجاہدہ اور تصوف آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ آپ نے متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جن میں چند مشہور کتابیں یہ ہیں (1) غنیۃ الطالبین (2) فتوح الغیب (3) سر الاسرار ومظہر الانوار (4) السلوک فی باطن الاسرار (5) رسالہ فی علم ظاہر والباطن (6) رسالہ فی التصوف وغیرہ، آپ کو لوگ محبت وعقیدت سے "غوث الاعظم" اور دستگیر کے نام سے جانتے ہیں۔ کتاب منظوم فارسی شاعری کلام میں تحریر ہے کاتب کا نام مرقوم نہیں اور کتاب درست حالت میں ہے۔

نمبر شمارہ	49	**کیفیتِ مخطوط** کتاب ھذا "میر سعد اللہ شاہ آبادی" کی تالیف کردہ ہے۔ اس میں کشمیر کی جغرافیائی، سیاسی، تاریخی، تمدنی اور ثقافت کی تاریخ درج ہے۔ مصنف نے کتاب کے آغاز میں اللہ کی تعریف و توصیف اور محمد عربی ﷺ کی حمد و ثنا بیان کیا ہے۔ کتاب میں اولیاء کشمیر نورالدین نورانیؒ، مخدوم صاحبؒ، شیخ یعقوب صرفیؒ، حبیب اللہ نوشہریؒ اور امیر کبیر میر سید علی ھمدانیؒ کے حالات اور ان کے ادوار میں جو سیاسی و سماجی تبدیلیاں رونما ہوئی ان کو منظوم فارسی زبان میں تحریر کیا ہے۔ علاوہ ازیں مغل بادشاہوں "بابر" سے لے کر "اورنگ زیب عالمگیر" تک کے حالات، سیاسی ہل چل اور جغرافیائی معرکہ آرائی کو شد و مد سے ذکر کیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مصنف نے عرق ریزی سے شاہان کشمیر اور وہاں کے ارباب اقتدار اور حل و عقد اور وہاں کے صوفی حضرات اور اولیاء کرام کا تذکرہ کیا ہے، اور خطہ کشمیر کا تاریخی، سیاسی، سماجی، ثقافتی، تمدنی اور جغرافیائی حالات کا ذکر شد و مد سے کیا ہے۔ مصنف نے مذکورہ کتاب میں "وحدت الوجود، واجب الوجود اور وحدت الشہود" کا بھی تذکرہ کیا ہے، جو مسلمانوں میں ایک طویل عرصہ سے موضوع بحث رہا ہے۔ مصنف نے کئی مقامات پر قرآن و حدیث کی عربی عبارات کا اپنے اس منظوم فارسی تاریخی کلام پر تضمین کیا ہے جو اسکی بالغ نظری اور وسعت علمی کی دلیل ہے۔ مذکورہ کتاب کا کاتب "غلام الدین ابن ولی اللہ" ہے۔ کتاب کے عنوانات لال روشنائی سے مزین ہیں۔ کتاب ھذا میں 149 صفحات اور سطور فی صفحہ 19 ہیں، کتاب ھذا کے کنارے کرم خوردہ ہو چکے ہیں مرمت کی ضرورت ہے۔ بحیثت مجموعی مطالعے کے لائق ہیں۔ کتاب کا آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم ای حمت ورق گہ تحریر۔ رشک ازہار گلشن کشمیر۔۔۔۔۔ اختتام: ھم بر آل و صحابہ اش بدوام۔۔۔۔
ایکسیشن نمبر	49	
نام مخطوط	تواریخ باغ سلیمان / تواریخ کشمیر	
نام مصنف / مئولف	میر سعد اللہ صاحب	
موضوع / عنوان	تاریخ	
تاریخ تصنیف / تالیف	18ویں صدی،	
تاریخ کتابت	1396ھ	
زبان / خط	فارسی / نستعلیق	
جسامت / سائز	24x17	
تعداد اوراق	149	
قلمی / چھاپی	قلمی نسخہ	

نمبر شمارہ	50
ایکسیشن نمبر	50
نام مخطوط	مہا بھگوت
نام مصنف / مؤلف	وید ویاس
موضوع / عنوان	ھندوؤں کی مقدس کتاب
تاریخ تصنیف / تالیف	3102 قبل مسیح
تاریخ کتابت	1950 بکرمی
زبان / خط	فارسی / نستعلیق
ضخامت / سائز	27.4x17.3
تعداد اوراق	686
قلمی / چھاپی	قلمی

کیفیتِ مخطوط

زیر نظر کتاب 'مہا بھگوت' شری کرشن جی کی زبان سے نکلا ہوا کلام ہے۔ جس کو بعد میں 'وید ویاس' نے ترتیب دے کر مرتب کیا یہ ھندو مذھب کی مقدس کتاب مانی جاتی ہے۔ کرشن جی مہاراج ان شخصیات میں سے ہیں جن کے متعلق امکان ہے کہ وہ خدا کے نبی تھے۔ (بحوالہ حضرت المھدی از حمید الدین خان) ان کے مختصر حالات زندگی ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں جو ظاہر ہے کہ ھندو ماخذ سے لیے گیے ہیں اور یہ کہانی کرشن جی کے متعلق ھندو مزاج کی عکاسی کرتی ہے۔ ھندو عقیدے کے مطابق وہ 'وشنو' کے اوتار تھے، اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا ان کی شکل میں انسانی روپ دھار کر زمین پر اتر آیا تھا۔ کرشن جی 'وشنو' کے آٹھویں اوتار تھے۔ لگتا ہے کہ جس طرح یہود نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی شخصیت کے بعض گوشوں کو مسخ کیا ہے اسی طرح ھندوؤں نے بھی کرشن جی کی شخصیت کے بعض حصوں کو مسخ کیا ہے۔ کرشن جی 3228 قبل مسیح میں پیدا ہوئے اور وفات 3102 قبل مسیح میں ہوئی ان کی پیدائش متھرا میں ہوئی متھرا 'یادو' اس کا دار الحکومت تھا۔ کرشن جی نے (16100) کنواریوں سے شادی کی جن کو نراکسور راکشس نے اغوا کر رکھا تھا۔ جب کرشن جی نے اس راکشس کو قتل کر کے اس کی قید میں موجود ان خواتین کو آزاد کروایا تو ان سے کوئی بھی شادی کرنے کے لیے تیار نہ تھا کرشن جی نے ان سے شادی کر کے سماج میں ان کی حیثیت کو بحال کروایا۔ دار الحکومت 'یادو' اس میں "کرشن جی" کی دوستی ارجن اور پانڈو سے ہوئی ہستناپور کے تخت کے لیے 'کوروؤں' اور 'پانڈوؤں' میں جنگ ہوئی یہ جنگ 'مہا بھارت' کے نام سے جانی جاتی ہے 'کورو اور پانڈے' آپس میں رشتہ دار تھے، جنگ کے میدان میں ارجن نے دیکھا کہ دونوں طرف ہمارے ہی بزرگ لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو ارجن مخمصے کا شکار ہو گیا اس موقعہ پر کرشن جی نے اسے ایک شاندار لیکچر (پیغام) دیا یہ لیکچر اور پیغام 'بھگوت گیتا' یعنی خدا کا گیت کہلاتا ہے۔ کرشن جی کی کامیاب جنگی حکمت عملیوں کے باعث 'کورو' یہ جنگ جیت گے۔